

لَوَامِعُ دُرَرٍ

فِي حِلِّ

فَوَائِدِ مَكِّيَّةٍ

بِالسُّؤَالِ وَالْجَوَابِ

مَوْلَف

قَارِي حَبِيبُ الرَّحْمَنِ

www.KitaboSunnat.com

جَامِعَةُ صَدِّيقِيَّةٍ

توحيد پارک، گلشن راوی لاہور فون: 7460606



معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب و سنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مَجْلِسُ التَّحْقِيقِ الْإِسْلَامِيِّ کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق و اجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

✉ KitaboSunnat@gmail.com

🌐 www.KitaboSunnat.com

۲۳۵ ۲-۶-۱ فہرست

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1-	مقدمۃ الکتاب	3
2-	<u>باب اول</u> : پہلی فصل: استعاذہ اور بسملہ کے بیان میں	5
3-	دوسری فصل: مخارج کے بیان میں	8
4-	تیسری فصل: صفات کے بیان میں	12
5-	چوتھی فصل: ہر حرف کی صفات لازمہ کے بیان میں	17
6-	پانچویں فصل: صفات تمیزہ کے بیان میں	18
7-	<u>دوسرا باب</u> : پہلی فصل: تفخیم اور ترقیق کے بیان میں	26
8-	دوسری فصل: نون ساکن اور تنوین کے بیان میں	29
9-	تیسری فصل: میم ساکن کے بیان میں	33
10-	چوتھی فصل: حروف غنہ کے بیان میں	34
11-	پانچویں فصل: ہائے ضمیر کے بیان میں	35
12-	چھٹی فصل: ادغام کے بیان میں	37
13-	ساتویں فصل: ہمزہ کے بیان میں	43
14-	آٹھویں فصل: حرکات کے ادا کے بیان میں	46
15-	<u>تیسرا باب</u> : پہلی فصل: اجتماع ساکنین کے بیان میں	50
16-	دوسری فصل: مد کے بیان میں	52
17-	تیسری فصل: مقدار اور اوجہ مد کے بیان میں	55
18-	چوتھی فصل: وقف کے احکام میں	75
19-	<u>خاتمہ</u> : پہلی فصل: علوم ضروریہ کے بیان میں	82
20-	دوسری فصل: الحان اور انغام کے بیان میں	86



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على

سيد المرسلين وعلى آله واصحابه اجمعين امابعد۔

اللہ جل شانہ کے فضل و کرم سے تجوید القرآن فی حل جمال القرآن، تسہیل التجوید فی حل تیسیر التجوید اور شارح الوقف فی حل جامع الوقف کے بعد ”لَوَامِعُ ذَرِيَّةِ فِي حُلِّ فَوَائِدِ مَكِّيَّة“ قارئین کے ہاتھ میں ہے۔ مذکورہ بالا تین کتابوں کے اچھے نتائج سامنے آئے طلباء کے لیے سہولت ہوئی اور مدارس نے انہیں داخل نصاب کیا فَلَلهُ الْحَمْد۔ بعض مخلص اساتذہ تجوید کے بار بار اصرار کی وجہ سے اور خود اپنی بھی آرزو اور خواہش کی بنیاد پر فوائد مکئیکہ کو بھی سوالاً جواباً حل کیا ہے۔

جمال القرآن کی طرح فوائد مکئیکہ بھی پاک و ہند کے مدارس تجوید میں داخل نصاب ہے جس میں وفاق المدارس کا نصاب بھی شامل ہے۔

سوال و جواب سے سبق یاد کرنا، سنانا اور امتحان آسان ہوتا ہے اس لیے یہ انداز اختیار کیا گیا ہے باقی کتب کی طرح جوابات میں زیادہ تر فوائد مکئیکہ کی عبارت ہی نقل کی گئی ہے تاکہ کتاب سے مناسبت رہے۔ جوابات میں تعلیقات مالکیہ (مؤلفہ حضرت قاری عبدالمالک صاحب) اور توضیحات مرضیہ (مؤلفہ حضرت قاری محمد شریف صاحب) سے بھی مدد لی گئی۔

اہل علم حضرات کو اگر کوئی غلطی یا تسامح نظر آئے تو مطلع فرمائیں ان کی تجاویز کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جائے گا۔

اللہ جل شانہ اس کاوش کو قبول فرمائیں دنیا و آخرت کی فوز و فلاح کا ذریعہ بنائیں قرآن مجید تجوید سے پڑھنے، اسے سمجھنے اور عمل کرنے کی توفیق عنایت فرمائیں۔

احقر الانام حبیب الرحمن غفرلہ استاذ تجوید

جامعہ صدیقیہ توحید پارک گلشن راوی لاہور

۱۸/ربیع ۱۴۲۷ھ / ۱۳/اگست ۲۰۰۶ء یوم الاربعین

مقدمۃ الکتاب

- س: فوائد مکہ کس کی تالیف ہے؟
- ج: حضرت مولانا قاری عبدالرحمن مکی، الہ آبادی صاحب رحمہ اللہ کی تالیف ہے۔
- س: مقدمہ کسے کہتے ہیں؟
- ج: اصل مقصود سے قبل جو باتیں افہام و تفہیم اور آسانی کی غرض سے بیان کی جاتی ہیں ان کو مقدمہ کہتے ہیں۔
- س: قواعد تجوید سے قرآن پڑھنا کیسا ہے؟
- ج: قواعد تجوید سے قرآن پڑھنا نہایت ہی ضروری ہے۔
- س: اگر قرآن مجید تجوید سے نہ پڑھا گیا تو کیا ہوگا؟
- ج: پڑھنے والا خطا وار کہلائے گا۔
- س: غلط پڑھنے والا کتنی طرح کی غلطی کرتا ہے؟
- ج: دو طرح کی غلطی کرتا ہے۔
- س: پہلی غلطی کون سی ہے؟
- ج: ایک حرف دوسرے حرف سے بدل گیا یا کوئی حرف گھٹا بڑھا دیا گیا یا حرکات میں غلطی کی یا ساکن کو متحرک یا متحرک کو ساکن کر دیا۔
- س: اس غلطی کا کیا نام ہے؟
- ج: اسے لحن جلی کہتے ہیں۔
- س: لحن کا کیا حکم ہے؟
- ج: حرام اور ممنوع ہے پڑھنا اور سننا دونوں کا ایک حکم ہے۔
- س: دوسری غلطی کون سی ہے؟

- ج: ایسی صفات جو تحسین حرف سے تعلق رکھتی ہیں وہ ادا نہ ہوں۔
- س: دوسری غلطی کا کیا نام ہے؟
- ج: اسے لُحْن خفی کہتے ہیں۔
- س: لُحْن خفی کا کیا حکم ہے؟
- ج: مکروہ ہے کیونکہ خوف عقاب اور تہدید کا ہے۔
- س: تجوید کا کیا معنی ہے؟
- ج: تجوید کے معنی ہیں ہر حرف کو اپنے خرج سے مع جمع صفات کے ادا کرنا۔
- س: تجوید کا موضوع کیا ہے؟
- ج: حروف تجوی۔
- س: موضوع کسے کہتے ہیں؟
- ج: جس شے کے حالات ذاتیہ کسی فن میں بیان کئے جائیں اس شے کو اس فن کا موضوع کہتے ہیں۔
- س: تجوید کی غایت کیا ہے؟
- ج: تصحیح حروف۔
- س: غایت کسے کہتے ہیں؟
- ج: کسی کام سے جو نتیجہ مقصود ہوتا ہے اسے غایت کہتے ہیں۔
- س: خوش آوازی سے پڑھنا کیسا ہے؟
- ج: امر زائد مستحسن ہے۔
- س: خوش آوازی سے پڑھنا تجوید کے خلاف ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟
- ج: لُحْن خفی لازم آئے تو مکروہ ہے اور لُحْن جلی لازم آئے تو حرام ہے پڑھنا اور سننا دونوں کا ایک حکم ہے۔
- س: فوائد مکہ کے کتنے باب ہیں؟
- ج: تین باب ہیں۔



باب اول

- س: پہلے باب میں کتنی فصلیں ہیں؟
 ج: پانچ فصلیں ہیں۔
 س: پہلے باب میں کیا بیان کیا گیا ہے؟
 ج: استعاذہ اور بسملہ، مخارج، صفات، ہر حرف کی صفات لازمہ اور صفات متمیزہ بیان کی گئی ہیں۔

فصل اول

استعاذہ اور بسملہ کے بیان میں

- س: پہلی فصل میں کیا بیان کیا گیا ہے؟
 ج: استعاذہ اور بسملہ کا بیان ہے۔
 س: استعاذہ سے کیا مراد ہے؟
 ج: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ۔
 س: بسملہ سے کیا مراد ہے؟
 ج: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔
 س: استعاذہ کب ضروری ہوتا ہے؟
 ج: قرآن مجید شروع کرنے سے پہلے استعاذہ ضروری ہوتا ہے۔
 س: استعاذہ کے الفاظ کیا ہیں؟
 ج: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ۔
 س: کیا استعاذہ کے الفاظ اور طرح سے بھی ثابت ہے؟
 ج: جی ہاں! مثلاً اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْقَابِضِ مِنَ الشَّيْطَانِ الْغَاصِرِ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ الْقَوِيِّ مِنَ الشَّيْطَانِ الْغَوِيِّ، اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِيعِ الْعَلِيْمِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ۔
 س: استعاذہ کے لئے کون سے الفاظ بہتر ہیں؟

- ج: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
- س: ان الفاظ سے استعاذہ کیوں بہتر ہے؟
- ج: اس لیے کہ ان الفاظ سے استعاذہ کرنے میں الفاظ نص کی موافقت ہوتی ہے کہ قرآن مجید میں یہی صیغہ اعوذ جا بجا تعلیم دیا گیا ہے نیز ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو یہی کلمات استعاذہ کے لیے سکھائے تھے۔
- س: استعاذہ کی کیا دلیل ہے؟
- ج: قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ”فَاِذَا قَرَأْتَ الْقُرْآنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔“ (جب آپ قرآن مجید پڑھیں تو پناہ مانگئے اللہ کے ساتھ شیطان رائدہ درگاہ سے)
- س: بسملہ کب ضروری ہے؟
- ج: جب سورۃ شروع کی جائے تو بسملہ ضروری ہے۔
- س: بسملہ کیوں ضروری ہے؟
- ج: اس لیے کہ ہر سورت کے شروع میں لکھی ہوئی ہے اور روایت یہ ہر سورت کا جز ہے۔
- س: کوئی سورت کے شروع میں بسملہ ضروری نہیں ہے؟
- ج: سورۃ برآۃ کے شروع میں بسملہ ضروری نہیں ہے۔
- س: سورۃ برآت کے شروع میں بسملہ کیوں ضروری نہیں ہے؟
- ج: اس لیے کہ لکھی ہوئی نہیں ہے۔
- س: کیوں نہیں لکھی گئی؟
- ج: اس لیے کہ یہ سورۃ سیف و قتل کے ساتھ نازل ہوئی ہے یا اس لیے کہ اس کا مستقل سورۃ ہونا قطعی طور پر منقول نہیں۔
- س: اوساط اور اجزاء میں بسملہ کا کیا حکم ہے؟
- ج: چاہے پڑھے، چاہے نہ پڑھے دونوں طرح درست ہے مگر پڑھ لینا بہتر ہے۔

- س: ابتدائے تلاوت ابتدائے سورت کی تشریح کریں؟
- ج: جب تلاوت کسی نئی سورت سے شروع کی جائے تو اسے ابتدائے تلاوت ابتدائے سورت کہتے ہیں۔
- س: ابتدائے تلاوت ابتدائے سورت میں اعوذ اور بسم اللہ کی فصل اور وصل کے اعتبار سے کتنی صورتیں بنتی ہیں؟
- ج: چار (۱) فصل کل (۲) وصل کل (۳) فصل اول وصل ثانی (۴) وصل اول فصل ثانی
- س: ان چار صورتوں میں سے کتنی جائز ہیں؟
- ج: چاروں جائز ہیں۔
- س: ابتدائے سورت درمیان تلاوت کی تشریح کریں۔
- ج: جب ایک سورت ختم کر کے دوسری سورت شروع کی جائے تو اسے ابتدائے سورت درمیان تلاوت کہتے ہیں۔
- س: ابتدائے سورت درمیان تلاوت میں فصل اور وصل کی کتنی صورتیں بنتی ہیں؟
- ج: چار (۱) فصل کل (۲) وصل کل (۳) فصل اول وصل ثانی (۴) وصل اول فصل ثانی
- س: ان چار صورتوں میں سے کتنی جائز اور کتنی ناجائز ہیں؟
- ج: تین صورتیں (فصل کل، وصل کل، فصل اول وصل ثانی) جائز اور ایک صورت (وصل اول فصل ثانی) ناجائز ہے۔
- س: یہ صورت کیوں ناجائز ہے؟
- ج: اس لیے ناجائز ہے کہ گمان ہوتا ہے کہ بسم اللہ پچھلی سورت کا جز ہے حالانکہ وہ اگلی سورت کا جز ہے۔
- س: ابتدائے تلاوت درمیان سورت کی تشریح کریں؟
- ج: کسی سورت کے اجزاء اور اوساط (درمیان) سے تلاوت شروع کی جائے تو اسے ابتدائے تلاوت درمیان سورت کہتے ہیں۔
- س: ابتدائے تلاوت درمیان سورت میں اعوذ اور بسم اللہ کے فصل اور وصل کی کتنی صورتیں بنتی ہیں؟

- ج: چار (۱) فصل کل (۲) وصل کل (۳) فصل اول وصل ثانی (۴) وصل اول فصل ثانی
س: ان چاروں صورتوں میں سے کتنی جائز اور کتنی ناجائز ہیں؟
ج: دو صورتیں (فصل کل، وصل اول فصل ثانی) جائز ہیں اور دو صورتیں (وصل کل، فصل اول وصل ثانی) ناجائز ہیں۔
س: یہ دونوں صورتیں کیوں ناجائز ہیں؟
ج: اس لیے ناجائز ہیں کہ درمیان سورت میں بسم اللہ کے محل ہونے کا شبہ ہوتا ہے۔
س: تمام جہان میں سب سے زیادہ کون سی روایت پڑھی جاتی ہے؟
ج: امام عاصم کی روایت حفص۔
س: امام عاصم کے نزدیک بسم اللہ کا کیا حکم ہے؟
ج: ان کے نزدیک بسم اللہ ہر سورت کا جز ہے۔
س: اگر کسی سورت کو بسم اللہ کے بغیر پڑھا تو امام عاصم کے نزدیک کیا حکم ہے؟
ج: امام عاصم کے نزدیک وہ سورت ناقص (ناکمل) ہوگی۔ اسی طرح اگر سارا قرآن مجید پڑھا جائے تو جتنی سورتوں میں بسم اللہ نہیں پڑھی جائے گی اتنی آیتیں قرآن مجید میں ناقص (ناکمل) ہوں گی۔
س: درمیان قرأت کلام اجنبی ہو جائے تو کیا حکم ہے؟
ج: اگر کوئی کلام اجنبی ہو گیا گو کہ سلام کا جواب ہی کسی کو دیا ہو تو پھر استعاذہ کو دہرانا چاہیے۔
س: استعاذہ جبر کے ساتھ ہونا چاہیے یا آہستہ؟
ج: قرأت جبر یہ میں استعاذہ جبر کے ساتھ ہونا چاہئے اور اگر آہستہ سے یا دل میں استعاذہ کر لیا جائے تو بھی کوئی حرج نہیں (بعض کا قول ایسا ہے)

دوسری فصل

مخارج کے بیان میں

س: دوسری فصل میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

- ج: مخارج کا بیان ہے۔
- س: چودہ مخارج والا قول کس کا ہے؟
- ج: امام فراء کا قول ہے (امام خلیل کے نزدیک سترہ اور امام سیبویہ کے نزدیک سولہ مخارج ہیں)
- س: پہلا مخرج بیان کریں؟
- ج: اقصیٰ حلق (حلق کا پچھلا حصہ سینے کی طرف والا)
- س: اقصیٰ حلق سے کون سے حروف ادا ہوتے ہیں؟
- ج: الف، ہمزہ اور ہاء۔
- س: الف تو جونی اور ہوائی ہے وہ حلق سے کیسے ادا ہو سکتا ہے؟
- ج: یہ درست ہے کہ الف بالاتفاق جونی اور ہوائی ہے لیکن چونکہ جوف کی ابتداء اقصیٰ حلق سے ہوتی ہے اسی لیے فراء نے ابتداء جوف کے لحاظ سے الف کا مخرج اقصائے حلق قرار دے دیا۔
- س: دوسرا مخرج بیان کریں؟
- ج: وسط حلق (حلق کا درمیان والا حصہ)
- س: وسط حلق سے کون سے حروف ادا ہوتے ہیں؟
- ج: ع، ح۔
- س: تیسرا مخرج بیان کریں۔
- ج: ادنیٰ حلق (حلق کا وہ حصہ جو منہ کی طرف والا ہے)
- س: ادنیٰ حلق سے کون سے حروف ادا ہوتے ہیں؟
- ج: غ، خ۔
- س: کیا حروف حلقی سات ہیں؟
- ج: نہیں بلکہ چھ ہیں (ء ہ ع ح غ خ) الف جونی ہے اور جوف کو ابتداء اقصیٰ حلق سے ہے اس لیے وہی اس کا مخرج قرار دیا گیا ہے۔
- س: چوتھا مخرج بیان کریں؟

- ج: اقصیٰ لسان اور اوپر کا تالو۔
- س: چوتھے مخرج سے کون سا حرف نکلتا ہے؟
- ج: ق۔
- س: پانچواں مخرج بیان کریں۔
- ج: قاف کے مخرج سے ذرا منہ کی طرف ہٹ کر۔
- س: پانچویں مخرج سے کون سا حرف نکلتا ہے؟
- ج: ک۔
- س: ق اور ک دونوں حرفوں کو کیا کہتے ہیں؟
- ج: انہیں حروف لہو یہ کہتے ہیں۔
- س: انہیں لہو یہ کیوں کہتے ہیں؟
- ج: اس لیے کہ لہات سے ادا ہوتے ہیں۔
- س: چھٹا مخرج بیان کریں۔
- ج: وسط لسان (اور وسط تالو)
- س: چھٹے مخرج سے کون سے حروف نکلتے ہیں؟
- ج: ج، ش، ی۔
- س: ساتواں مخرج بیان کریں۔
- ج: حاقہ لسان اور ڈاڑھوں کی جڑ۔
- س: ساتویں مخرج سے کون سا حرف نکلتا ہے؟
- ج: ض۔
- س: آٹھواں مخرج بیان کریں۔
- ج: طرف لسان اور دانتوں کی جڑ۔
- س: آٹھویں مخرج سے کون سے حروف نکلتے ہیں؟
- ج: ل، ن، ر۔
- س: نواں مخرج بیان کریں۔

- ج: نوک زبان اور ثنایا علیا کی جڑ۔
- س: نویں مخرج سے کون سے حروف ادا ہوتے ہیں؟
- ج: ط، ذ، ت۔
- س: دسواں مخرج بیان کریں۔
- ج: نوک زبان اور ثنایا علیا کا کنارہ۔
- س: دسویں مخرج سے کون سے حروف نکلتے ہیں؟
- ج: ظ، ذ، ث۔
- س: گیارہواں مخرج بیان کریں۔
- ج: نوک زبان اور ثنایا سفلی کا کنارہ مع اتصال ثنایا علیا کے۔
- س: گیارہویں مخرج سے کون سے حروف نکلتے ہیں؟
- ج: ص، ز، س۔
- س: بارہواں مخرج بیان کریں۔
- ج: نیچے کالب اور ثنایا علیا کا کنارہ۔
- س: بارہویں مخرج سے کون سا حرف نکلتا ہے؟
- ج: ف۔
- س: تیرہواں مخرج بیان کریں۔
- ج: دونوں لب۔
- س: تیرہویں مخرج سے کون سے حروف نکلتے ہیں؟
- ج: ب، م، و۔
- س: چودہواں مخرج بیان کریں۔
- ج: خیشوم۔
- س: چودہویں مخرج سے کون سا حرف نکلتا ہے؟
- ج: غنہ (حرف غنہ) اور مراد اس سے نون مخفی و مدغم بادغام ناقص ہے۔
- س: مخارج کی تعداد میں کیا اختلاف ہے؟

ج: (۱) فراء کے نزدیک چودہ مخرج ہیں وہ ل، ن، ر کا ایک مخرج مانتے ہیں اور مخرج جوف زائد نہیں کیا۔

(۲) سیبویہ کے نزدیک سولہ مخرج ہیں انہوں نے مخرج جوف زائد نہیں کیا۔

(۳) غلیل کے نزدیک سترہ مخرج ہیں انہوں نے ل، ن، ر کا الگ الگ مخرج بیان کیا ہے اور حروف مدہ کا مخرج جوف کہا ہے۔

س: فراء اور سیبویہ نے مخرج جوف نہیں مانا تو پھر حروف مدہ ان کے نزدیک کہاں سے نکلتے ہیں؟

ج: الف کا مخرج اقصى حلق (ابتداء جوف)، یاء کا وسط زبان اور واؤ کا شفتین کہا ہے۔

تیسری فصل

صفات کے بیان میں

س: تیسری فصل میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

ج: صفات کا بیان ہے۔

س: جہر کا کیا معنی ہے؟

ج: شدت (قوت) اور زور سے پڑھنا۔

س: جہر کی ضد کیا ہے؟

ج: ہمس۔

س: ہمس کا کیا معنی ہے؟

ج: نرمی (ضعف) کے ساتھ پڑھنا۔

س: ہمس کے کتنے حروف ہیں؟

ج: دس حروف ہیں جن کا مجموعہ ہے فَحْتُهُ شَخْصٌ سَكَنٌ۔

س: مجبورہ حروف کون سے ہیں؟

ج: ہمس کے دس حروف کے علاوہ باقی انیس حروف مجبورہ ہیں۔

- س: شدیدہ کے کتنے اور کون سے حروف ہیں؟
- ج: آٹھ حروف ہیں جن کا مجموعہ آجْذَ قَطْ بَکْٹ ہے۔
- س: مذکورہ آٹھ حروف جب ساکن ہوں تو کیسے نکلتے ہیں؟
- ج: ان کے سکون کے وقت آواز رک جاتی ہے۔
- س: متوسط حروف کتنے اور کون سے ہیں؟
- ج: پانچ حروف ہیں جن کا مجموعہ لَیْ عَمَرُ ہے۔
- س: متوسط حروف کیسے ادا ہوتے ہیں؟
- ج: ان میں بالکل (پوری طرح) آواز بند نہیں ہوتی ہے۔
- س: حروف رخوہ کتنے اور کون سے ہیں؟
- ج: ماسوا شدیدہ کے اور متوسط کے یعنی سولہ حروف رخوہ ہیں۔
- س: حروف رخوہ کیسے ادا ہوتے ہیں؟
- ج: ان کی آواز جاری ہو سکتی ہے (یعنی ان کے تلفظ میں جس درجہ کا جریان صوت ضروری ہے اس سے زیادہ بھی ممکن ہے)
- س: جو حروف استعلاء سے متصف ہیں کتنے اور کون سے ہیں؟
- ج: سات ہیں خُصَّ ضَغَطُ قَطْ۔
- س: استعلاء سے کیا مراد ہے؟
- ج: ان (حروف مستعلیہ) کے ادا کرتے وقت اکثر حصہ زبان کا (جڑ زبان) تالو کی طرف بلند ہو جاتا ہے۔
- س: جو حروف استفال کے ساتھ متصف ہیں کتنے اور کون سے ہیں؟
- ج: حروف مستعلیہ کے سوا باقی بائیس حروف استفال کے ساتھ متصف ہیں۔
- س: استفال سے کیا مراد ہے؟
- ج: ان (حروف مستقلہ) کے ادا کرتے وقت اکثر حصہ زبان کا (جڑ زبان) بلند نہ ہوگا۔
- س: جو حروف صفت اطلاق کے ساتھ متصف ہیں کتنے اور کون سے ہیں؟

- ج: چار حروف ہیں ص، ض، ط، ظ۔
- س: اطباق سے کیا مراد ہے؟
- ج: ان (حروف مطبقہ) کے ادا کرتے وقت اکثر حصہ زبان کا (زبان کا بیچ) تالو سے مل جاتا ہے۔
- س: جو حروف انفتاح سے متصف ہیں کتنے اور کون سے ہیں؟
- ج: مطبقہ کے سوا باقی پچیس حروف انفتاح سے متصف ہیں۔
- س: انفتاح سے کیا مراد ہے؟
- ج: ان (حروف مفتوحہ) کے ادا کرتے وقت اکثر زبان (زبان کا بیچ) تالو سے نہیں ملتی۔
- س: صفات متضادہ کون کون سی ہیں؟
- ج: جہر، ہمس، رخوت، شدت، استعلاء، استفال، اطباق، انفتاح۔
- س: مذکورہ بالا صفات میں سے کون سی صفت کس کی ضد ہے؟
- ج: جہر کی ضد ہمس ہے اور رخوت کی ضد شدت ہے اور استعلاء کی ضد استفال ہے اور اطباق کی ضد انفتاح ہے۔
- س: ہر حرف کتنی صفات سے متصف ہوگا؟
- ج: ہر حرف پانچوں کے ساتھ ضرور متصف ہوگا۔
- س: مذکورہ آٹھ صفات کے علاوہ باقی صفات کو کیا کہتے ہیں؟
- ج: غیر متضادہ اس لیے کہ ان کی ضد (کا نام) نہیں ہے۔
- س: قائلہ کا کیا معنی ہے؟
- ج: خرچ میں سختی کے ساتھ جنبش دینا۔
- س: قائلہ سے کتنے حروف ہیں؟
- ج: پانچ حروف ہیں جن کا مجموعہ قطب جَد ہے۔
- س: کیا پانچوں میں قائلہ ایک جیسا ہوتا ہے؟
- ج: نہیں بلکہ قائلہ میں قائلہ واجب (اکمل) اور باقی چار حروف میں جائز (کامل)۔

ہوتا ہے۔ یعنی قاف میں بنسبت دوسروں کے زیادہ قلقلہ ہوتا ہے اور اس سے

یہ مراد لینا کہ قاف میں قلقلہ ضروری ہے اور باقی چار میں قلقلہ کرنے یا نہ کرنے کا اختیار دیا گیا ہے، درست نہیں ہے۔

س: صفت تکرار کون سے حرف میں پائی جاتی ہے؟

ج: راء میں۔

س: اس عبارت سے کیا مراد ہے کہ اس سے جہاں تک ممکن ہو استراز کرنا چاہئے؟

ج: تکرار سے مراد مشابہت تکرار ہے نہ کہ حقیقی تکرار اس لیے فرمایا کہ اس سے (حقیقی تکرار) سے استراز کرنا چاہئے۔

س: صفت تفشی کون سے حرف میں پائی جاتی ہے؟

ج: شین میں۔

س: تفشی سے کیا مراد ہے؟

ج: تفشی سے مراد یہ ہے کہ منہ میں آواز پھیلتی ہے۔

س: صفت استطالت کس حرف میں پائی جاتی ہے؟

ج: ضاد میں۔

س: حروف صغیرہ کون سے ہیں؟

ج: ص، ز، س۔

س: فون اور میم کی وجہ کون سی صفت ہے جو اور کسی حرف میں نہیں پائی جاتی؟

ج: ایک صفت ہے کہ ناک میں آواز جاتی ہے (غنة) اور یہ صفت کسی اور حرف میں نہیں پائی جاتی۔

س: فوائد مکیرہ میں چار صفات (اذاق، اسماء، لین، انخاف) کو کیوں بیان نہیں کیا گیا؟

ج: اس لیے کہ صفات دو طرح کی ہوتی ہیں (۱) واضح الاحساس (۲) غیر واضح

الاحساس مذکورہ بالا چاروں صفات غیر واضح الاحساس ہیں اس لیے ان کو بیان نہیں کیا یا بعض کے نزدیک ان کا تعلق تجوید سے نہیں بلکہ عربیت سے ہے اس

لیے بیان نہیں کیا۔

- س: کیا صفات قوی اور ضعیف ہوتی ہیں؟
- ج: جی ہاں! کچھ صفات قوی اور کچھ ضعیف ہوتی ہیں۔
- س: قوی صفات کون سی ہیں؟
- ج: جبر، شدت، استعلاء، اطباق، قلقلہ، تکرار، تفتیش، استطالت، غنہ قوی صفات ہیں۔
- س: ضعیف صفات کون سی ہیں؟
- ج: ہمس، رخوت، استفال، انفتاح
- س: صفات متضادہ قوی ہیں یا ضعیف؟
- ج: کچھ قوی ہیں اور کچھ ضعیف۔
- س: صفات غیر متضادہ قوی ہیں یا ضعیف؟
- ج: صفات غیر متضادہ سب قوی ہیں۔
- س: حرف کے قوی یا ضعیف ہونے کو کیسے معلوم کیا جاسکتا ہے؟
- ج: جتنی صفتیں قوت کی ہوں گی اتنا ہی حرف قوی ہوگا اور جتنی صفتیں ضعف کی ہوں گی اتنا ہی حرف ضعیف ہوگا۔
- س: اقویٰ حروف کون کون سے ہیں؟
- ج: ط، ض، ظ، ق۔
- س: قوی حروف کون کون سے ہیں؟
- ج: ج، د، ص، غ، ر، ب
- س: متوسط حروف کون کون سے ہیں؟
- ج: ز، ت، خ، ذ، ع، ک، ا، ہ
- س: ضعیف حروف کون کون سے ہیں؟
- ج: س، ش، ل، و، ی
- س: اضعف حروف کون کون سے ہیں؟
- ج: ث، ح، ن، م، ف، ہ

- س: ہمزہ میں صفت شدت اور جہر کی وجہ سے نافر کو ہلانا چاہئے یا نہ؟
- ج: نہیں ہلانا چاہئے کیونکہ نافر سے حروف کو کچھ علاقہ (تعلق) نہیں۔
- س: ف اور ہ کو کیسے ادا کرنا چاہئے؟
- ج: نہایت ہی نرمی سے ادا کرنا چاہئے (مگر ایسی نرمی نہیں کہ ف مثل واؤ کے اور ہ مثل ہمزہ مسحطہ کے ہو جائے)
- س: ع اور ح میں گلا گھونٹا جائے یا نہ؟
- ج: گلا نہ گھونٹا جائے بلکہ وسط حلق سے نہایت لطافت سے بلا تکلف نکالنا چاہئے۔

چوتھی فصل

ہر حرف کی صفات لازمہ کے بیان میں

- س: چوتھی فصل میں کیا بیان کیا گیا ہے؟
- ج: ہر حرف کی صفات لازمہ بیان کی گئی ہیں۔

نمبر شمار حروف صفات

- | | | |
|-----|---|---------------------------------|
| ۱۔ | ا | جہر، رخوت، استفال، انفتاح، مد |
| ۲۔ | ب | جہر، شدت، استفال، انفتاح، قلقلہ |
| ۳۔ | ت | ہمس، شدت، استفال، انفتاح |
| ۴۔ | ث | ہمس، رخوت، استفال، انفتاح |
| ۵۔ | ج | جہر، شدت، استفال، انفتاح، قلقلہ |
| ۶۔ | ح | ہمس، رخوت، استفال، انفتاح |
| ۷۔ | خ | ہمس، رخوت، استفال، انفتاح |
| ۸۔ | د | جہر، شدت، استفال، انفتاح، قلقلہ |
| ۹۔ | ذ | جہر، رخوت، استفال، انفتاح |
| ۱۰۔ | ر | جہر، توسط، استفال، انفتاح |
| ۱۱۔ | ز | جہر، رخوت، استفال، انفتاح، صغیر |

۱۲۔	س۔	ہمس، رخوت، استفال، انفتاح، صغیر
۱۳۔	ش۔	ہمس، رخوت، استفال، انفتاح، تقشی
۱۴۔	ص۔	ہمس، رخوت، استعلاء، اطباق، صغیر
۱۵۔	ض۔	جہر، رخوت، استعلاء، اطباق، استطالات
۱۶۔	ط۔	جہر، شدت، استعلاء، اطباق، قلقلہ
۱۷۔	ظ۔	جہر، رخوت، استعلاء، اطباق
۱۸۔	ع۔	جہر، توسط، استفال، انفتاح
۱۹۔	غ۔	جہر، رخوت، استعلاء، اطباق
۲۰۔	ف۔	جہر، شدت، استفال، انفتاح
۲۱۔	ق۔	جہر، شدت، استعلاء، انفتاح
۲۲۔	ک۔	ہمس، شدت، استفال، انفتاح
۲۳۔	ل۔	جہر، توسط، استفال، انفتاح
۲۴۔	م۔	جہر، توسط، استفال، انفتاح
۲۵۔	ن۔	جہر، توسط، استفال، انفتاح، غنہ
۲۶۔	و۔	جہر، رخوت، استفال، انفتاح، جہر
۲۷۔	ہ۔	ہمس، رخوت، استفال، انفتاح
۲۸۔	و۔	جہر، شدت، استفال، انفتاح
۲۹۔	ی۔	جہر، رخوت، استفال، انفتاح، جہر

پانچویں فصل

صفات ممیزہ کے بیان میں

س: پانچویں فصل میں کیا بیان کیا گیا؟

ج: صفات ممیزہ بیان کی گئی ہیں۔

س: صفات ممیزہ کسے کہتے ہیں؟

- ج: ایک مخرج کے حروف کو جدا کرنے والی صفات کو صفات ممیزہ کہتے ہیں۔
- س: حروف اگر صفات لازمہ میں مشترک ہوں تو ایک دوسرے سے کیسے ممتاز ہوتے ہیں؟
- ج: مخرج سے ممتاز ہوتے ہیں۔
- س: اگر حروف مخرج میں متحد ہوں تو کیسے ممتاز ہوتے ہیں؟
- ج: صفات لازمہ منفردہ سے ممیز ہوتے ہیں۔
- س: اس فصل میں کون سے حروف کی صفات ممیزہ بیان کی گئی ہیں؟
- ج: وہ حروف جو متحدہ فی المخرج ہیں ان کی صفات ممیزہ بیان کی گئی ہیں۔
- س: الف، ہمزہ اور حا کون کون سی صفات میں مشترک ہیں؟
- ج: استفال اور افتتاح میں تینوں متحد ہیں۔
- س: الف اور ہمزہ میں کون کون سی صفات مشترک ہیں؟
- ج: جبر، استفال، افتتاح میں دونوں متحد ہیں۔
- س: الف اور ہاء میں کون کون سی صفات مشترک ہیں؟
- ج: رخوت، استفال اور افتتاح میں دونوں متحد ہیں۔
- س: ہمزہ اور ہاء کون کون سی صفات میں متحد ہیں؟
- ج: استفال اور افتتاح میں متحد ہیں۔
- س: الف، ہمزہ اور ہاء سے کون سی صفت میں ممتاز ہے؟
- ج: مدیت میں۔
- س: الف، ہمزہ سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟
- ج: رخوت اور مدیت میں ممتاز ہے۔
- س: الف، ہاء سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟
- ج: جبر اور مدیت میں ممتاز ہے۔
- س: ہمزہ، الف سے کون سی صفت میں ممتاز ہے؟
- ج: شدت میں۔
- س: ہمزہ، ہاء سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟

- ج: جہر اور شدت میں ممتاز ہے۔
- س: ہاء، الف سے کون سی صفت میں ممتاز ہے؟
- ج: ہمس میں۔
- س: ہاء، ہمزہ سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟
- ج: ہمس اور رخوت میں ممتاز ہے۔
- س: ع اور ح کون کون سی صفات میں متحد ہیں؟
- ج: استفعال اور انفتاح میں متحد ہیں۔
- س: ع، ح سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟
- ج: جہر اور توسط سے ممتاز ہے۔
- س: ح، ع سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟
- ج: ہمس اور رخوت سے ممتاز ہے۔
- س: غ، خ میں کون کون سی صفات مشترک ہیں؟
- ج: رخوت، استعلاء اور انفتاح میں دونوں مشترک ہیں۔
- س: غ، خ سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟
- ج: جہر میں ممتاز ہے۔
- س: غ، خ سے کون سی صفت میں ممتاز ہے؟
- ج: ہمس میں ممتاز ہے۔
- س: ج، ش اور ی میں کون کون سی صفات مشترک ہیں؟
- ج: استفعال اور انفتاح میں تینوں مشترک ہیں۔
- س: ج اور ش کون کون سی صفات میں مشترک ہیں؟
- ج: استفعال اور انفتاح میں مشترک ہیں۔
- س: ج اور ی کون کون سی صفات میں مشترک ہیں؟
- ج: جہر، استفعال اور انفتاح میں مشترک ہیں۔
- س: ش اور ی کون کون سی صفات میں متحد ہیں؟

- ج: رخوت، استفحال اور افتتاح میں متحد ہیں۔
- س: ج، ش اور ی سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟
- ج: شدت اور قلقلہ میں ممتاز ہے۔
- س: ج، ش سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟
- ج: جہر، شدت اور قلقلہ میں ممتاز ہے۔
- س: ج، ی سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟
- ج: شدت اور قلقلہ میں ممتاز ہے۔
- س: ج، ش سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟
- ج: ہمس، رخوت اور قفشی میں ممتاز ہے۔
- س: ج، ی سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟
- ج: ہمس اور قفشی میں ممتاز ہے۔
- س: ج، ی سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟
- ج: رخوت اور مدیت میں ممتاز ہے۔
- س: ج، ش سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟
- ج: جہر اور مدیت میں ممتاز ہے۔
- س: ط، داور ت کون کون سی صفات میں مشترک ہیں؟
- ج: صرف شدت میں تینوں مشترک ہیں۔
- س: ط اور د کون کون سی صفات میں مشترک ہیں؟
- ج: جہر، شدت اور قلقلہ میں مشترک ہیں۔
- س: ط اور ت کون کون سی صفات میں متحد ہیں؟
- ج: صرف شدت میں دونوں متحد ہیں۔
- س: ط، داور ت سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟
- ج: استعلاء اور اطباق میں ممتاز ہے۔
- س: ط، د سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟

- ج: استعلاء اور اطباق میں ممتاز ہے۔
- س: ط، ث سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟
- ج: جہر، استعلاء، اطباق اور قلقلہ میں ممتاز ہے۔
- س: د، ط سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟
- ج: استفال اور انفتاح میں ممتاز ہے۔
- س: د، ث سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟
- ج: جہر اور قلقلہ میں ممتاز ہے۔
- س: ط، ث سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟
- ج: ہمس، استفال اور انفتاح سے ممتاز ہے۔
- س: ت، د سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟
- ج: صرف ہمس میں ممتاز ہے۔
- س: ت، ط اور د سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟
- ج: صرف ہمس میں ممتاز ہے۔
- س: ظ، ذ اور ث کون کون سی صفات میں مشترک ہیں؟
- ج: صرف رخت میں تینوں مشترک ہیں۔
- س: ظ اور ذ کون کون سی صفات میں مشترک ہیں؟
- ج: جہر اور رخت میں مشترک ہیں۔
- س: ظ اور ث کون کون سی صفات میں مشترک ہیں؟
- ج: صرف رخت میں مشترک ہیں۔
- س: ظ، ذ اور ث سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟
- ج: استعلاء اور اطباق میں ممتاز ہے۔
- س: ظ، ذ سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟
- ج: استعلاء اور اطباق میں ممتاز ہے۔
- س: ط، ث سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟

- ج: جبر، استعلاء اور اطباق میں ممتاز ہے۔
- س: ذ، ظ سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟
- ج: استقلال اور انفتاح میں ممتاز ہے۔
- س: ذ، ث سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟
- ج: صرف جبر میں ممتاز ہے۔
- س: ث، ظ سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟
- ج: ہمس، استقلال اور انفتاح میں ممتاز ہے۔
- س: ث، ذ سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟
- ج: صرف ہمس میں ممتاز ہے۔
- س: ث، ظ اور ذ سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟
- ج: صرف ہمس میں ممتاز ہے۔
- س: ص، ز اور س کون کون سی صفات میں مشترک ہیں؟
- ج: رخوت اور صفیر میں تینوں مشترک ہیں۔
- س: ص اور ز کون کون سی صفات میں مشترک ہیں؟
- ج: رخوت اور صفیر میں مشترک ہیں۔
- س: ص اور س کون کون سی صفات میں مشترک ہیں؟
- ج: ہمس، رخوت اور صفیر میں مشترک ہیں۔
- س: ص، ز اور س سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟
- ج: استعلاء اور اطباق میں ممتاز ہے۔
- س: ص، ز سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟
- ج: ہمس، استعلاء اور اطباق میں ممتاز ہے۔
- س: ص، س سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟
- ج: استعلاء اور اطباق میں ممتاز ہے۔
- س: ز، ص سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟

- ج: جبر، استغفال اور انفتاح میں ممتاز ہے۔
- س: ز، س سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟
- ج: صرف جبر میں ممتاز ہے۔
- س: س، ص سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟
- ج: استغفال اور انفتاح میں ممتاز ہے۔
- س: ن، ز سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟
- ج: صرف ہمس میں ممتاز ہے۔
- س: ل، ن اور ر کون کون سی صفات میں مشترک ہیں؟
- ج: جبر، توسط، استغفال اور انفتاح میں تینوں مشترک ہیں۔
- س: ل اور ن کون کون سی صفات میں مشترک ہیں؟
- ج: جبر، توسط، استغفال اور انفتاح میں مشترک ہیں۔
- س: ل اور ر کون کون سی صفات میں مشترک ہیں؟
- ج: جبر، توسط، استغفال، انفتاح اور انحراف میں مشترک ہیں۔
- س: ن اور ر کون کون سی صفات میں مشترک ہیں؟
- ج: جبر، توسط، استغفال، انفتاح میں مشترک ہیں۔
- س: ل، ن سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟
- ج: صرف انحراف میں ممتاز ہے۔
- س: ل اور ر میں کون سی صفت ممتاز ہے؟
- ج: ر میں تکرار ممتاز ہے۔
- س: ن، ل اور ر سے کون سی صفت میں ممتاز ہے؟
- ج: صرف غنہ میں ممتاز ہے۔
- س: ر، ل اور ن سے کون سی صفت میں ممتاز ہے؟
- ج: صرف تکرار میں ممتاز ہے۔
- س: امام غلیل اور سیبویہ کے مذہب پر ل، ن، ر میں اور کون سا تمایز ہے؟

- ج: تمایز بالمخرج بھی ہے۔
- س: فوائد مکہ میں صفات لازمہ میں سے اذلاق، اصمات، لین اور انحراف کو بیان نہیں کیا گیا مگر صفات ممیزہ کے بیان میں انحراف کو بیان کیا باقی تین کو بیان نہیں کیا کیوں؟
- ج: انحراف بنسبت باقی تین کے کچھ واضح الاحساس ہے اس لیے اس کو بیان کیا ہے۔
- س: و، ب اور م کون کون سی صفات میں مشترک ہیں؟
- ج: جبر، استقلال، افتتاح میں تینوں مشترک ہیں۔
- س: واؤ اور ب کون کون سی صفات میں مشترک ہیں؟
- ج: جبر، استقلال، افتتاح میں دونوں مشترک ہیں۔
- س: واؤ اور میم کون کون سی صفات میں مشترک ہیں؟
- ج: جبر، استقلال، افتتاح میں دونوں مشترک ہیں۔
- س: ب اور میم کون کون سی صفات میں مشترک ہیں؟
- ج: جبر، استقلال، افتتاح میں مشترک ہیں۔
- س: و، ب اور م سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟
- ج: رخوت، انضمام شغیین اور مد میں ممتاز ہے۔
- س: ب، و اور م سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟
- ج: شدت اور قلقلہ میں ممتاز ہے۔
- س: م، و اور ب سے کون کون سی صفات میں ممتاز ہے؟
- ج: توسط اور غنہ میں ممتاز ہے۔
- س: ض اور ظ کون کون سی صفات میں مشترک ہیں؟
- ج: جبر، رخوت، استعلاء، اطباق میں دونوں مشترک ہیں۔
- س: دونوں میں تمایز کیسے ہوگا؟
- ج: ض کی صفت استطالت اور مخرج کی وجہ سے تمایز ہوگا۔



دوسرا باب

پہلی فصل: تفخیم اور ترقیق کے بیان میں

- س: دوسرے باب کی کتنی فصلیں ہیں؟
 ج: آٹھ فصلیں ہیں۔
- س: پہلی فصل میں کیا بیان کیا گیا ہے؟
 ج: تفخیم و ترقیق کا بیان ہے۔
- س: تفخیم کے کہتے ہیں؟
 ج: موٹا پڑھنے کو تفخیم کہتے ہیں۔
- س: ترقیق کے کہتے ہیں؟
 ج: باریک پڑھنے کو ترقیق کہتے ہیں۔
- س: کون سے حروف ہر حال میں پڑھے جاتے ہیں؟
 ج: حروف مستعلیہ (حُصَّ ضَفِطُ قَطُ)
- س: کون سے حروف باریک پڑھے جاتے ہیں؟
 ج: حروف مستقلہ (ثَبَّتَ عَزَّ مَنْ يَجُودُ حَرْفُهُ إِذْ سَلَّ شَكَا)
- س: وہ کون سے حروف ہیں جو کبھی باریک اور کبھی پڑھتے ہیں؟
 ج: الف، لفظ اللہ کا لام، راء
- س: الف کب پڑے گا؟
 ج: الف سے پہلے پڑے گا تو الف بھی پڑے گا جیسے قَالَ
- س: الف کب باریک ہوگا؟

- ج: الف سے پہلے باریک حرف ہوگا تو الف بھی باریک ہوگا جیسے ھَذَا۔
- س: اللہ کا لام کب پُر ہوگا؟
- ج: اللہ کے لام سے پہلے زیر یا پیش ہوگا تو پُر ہوگا جیسے وَاللّٰہُ رَفَعَهُ اللّٰہُ۔
- س: اللہ کا لام کب باریک ہوگا؟
- ج: اگر اللہ کے لام سے پہلے زیر ہو تو وہ باریک ہوگا جیسے لِلّٰہِ۔
- س: راء متحرک ہوتی ہے یا ساکن؟
- ج: متحرک بھی ہوتی ہے اور ساکن بھی۔
- س: اگر راء متحرک ہو تو پُر ہوگی یا باریک؟
- ج: فتح اور ضمہ کی حالت میں پُر ہوگی جیسے رَعْدٌ، رُزِقُوا اور کسرہ کی حالت میں باریک ہوگی جیسے رِزْقًا۔
- س: راء ساکن پُر ہوگی یا باریک؟
- ج: راء ساکن بعض حالتوں میں پُر اور بعض حالتوں میں باریک ہوتی ہے۔
- س: راء ساکن کون سی حالتوں میں پُر ہوگی؟
- ج: (i) راء ساکن سے پہلے فتح ہو جیسے بَرَقَ۔
(ii) راء ساکن سے پہلے ضمہ ہو جیسے یُزْرِقُونَ۔
(iii) راء ساکن سے پہلے کسرہ دوسرے کلمہ میں ہو جیسے رَبِّ اَرْجَعُونِ۔
(iv) راء ساکن سے پہلے کسرہ عارضی ہو جیسے اِزْتَابُوا، اِنْ اِزْتَبْتُمْ۔
(v) راء ساکن کے بعد حرف استعلاء کا اسی کلمہ میں ہو جیسے قِرْطَاسٍ۔
(vi) راء موقوفہ بالا ساکن یا بالا شام سے پہلے سوائے ی ساکن کے اور کوئی حرف ساکن ہو اور اس سے پہلے والا حرف مفتوح یا مضموم ہو جیسے قَدْزُ، اُمُور۔
- س: راء ساکن کون کون سی حالتوں میں باریک ہوگی؟
- ج: (i) راء ساکن سے پہلے کسرہ اصلی اسی کلمہ میں ہو اور بعد میں حرف استعلاء کا نہ ہو جیسے شِرْعَةً۔
(ii) راء موقوفہ بالا ساکن یا بالا شام سے پہلے سوائے ی ساکن کے اور کوئی

حرف ساکن ہو اور اس سے پہلے والا حرف مکسور ہو جیسے حَجْرٌ۔

(iii) راء ساکن سے پہلے کی ساکن ہو جیسے خَيْرٌ، قَدِيرٌ۔

س: فِرْقِ کی راء کا کیا حکم ہے؟

ج: فِرْقِ کی راء میں خُلف ہے یعنی دو قول ہیں بعض کے نزدیک پُر اور بعض کے نزدیک باریک ہے۔

س: یہ خُلف کیوں واقع ہوا ہے؟

ج: اس لئے کہ جنہوں نے پُر پڑھا ہے انہوں نے راء ساکن کے بعد اسی کلمہ میں حرف مستعلیہ (قاف) کا لحاظ کیا ہے اور جنہوں نے باریک پڑھا ہے انہوں نے قاف کے مکسور ہونے کا لحاظ کیا ہے یعنی راء کو حرف استعلاء (قاف) کی وجہ سے پُر پڑھا جانا تھا مگر خود قاف کی تفخیم ادنیٰ درجے کی ہے اس لیے حرف استعلاء کی وجہ سے جو نقل تھا جب اس میں کمی واقع ہو گئی تو اب راء کو پُر نہیں بلکہ باریک پڑھنا چاہئے۔

س: راء مرادہ کسے کہتے ہیں؟

ج: جس راء پر روم کیا جائے اسے راء مرادہ کہتے ہیں۔

س: راء مرادہ پُر ہوگی یا باریک؟

ج: اپنی حرکت کے موافق پڑھی جائے گی یعنی مضمووم ہو تو پُر اور مکسور ہو تو باریک۔ جیسے۔ اُمُورٌ، حَجْرٌ۔

س: راء ممالہ کسے کہتے ہیں؟

ج: جس راء پر امالہ کیا جائے اسے راء ممالہ کہتے ہیں۔

س: راء ممالہ پُر ہوگی یا باریک؟

ج: باریک پڑھی جائے گی جیسے مَجْرَہا۔

س: راء مشدد (تشدید والی) پُر ہوگی یا باریک؟

ج: اپنی حرکت کے موافق پڑھی جائے گی یعنی مفتوح، مضمووم ہو تو پُر پڑھی جائے گی جیسے الرَّحْمٰنُ، اَمْرٌ اور اگر مکسور ہو تو باریک پڑھی جائے گی جیسے ذَرِيٌّ۔

- س: حروف مفخمہ کی تفخیم میں کس بات کا خیال رکھنا چاہئے؟
- ج: اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ تفخیم میں افراط نہ ہو کہ وہ (i) حرف مشدود سنائی دے (ii) کسرہ مشابہ فتح کے ہو (iii) فتح مشابہ ضمہ کے ہو (iv) حرف مفخم کے بعد الف ہو اور وہ واؤ کی طرح ہو جائے۔
- س: کیا حروف مفخمہ کی تفخیم میں مراتب ہیں؟
- ج: جی ہاں! تفخیم میں مراتب ہیں جس کی تفصیل درج ذیل ہے۔
- (i) سب سے زیادہ تفخیم اس وقت ہوتی ہے جب حرف مفخم مفتوح ہو اور اس کے بعد الف ہو جیسے طَال۔
- (ii) دوسرے درجہ کی تفخیم اس وقت ہوگی جب حرف مفخم مفتوح ہو مگر اس کے بعد الف نہ ہو جیسے اِنطَلَقُوا۔
- (iii) تیسرے درجہ کی تفخیم اس وقت ہوگی جب حرف مفخم مضموم ہو جیسے مُحِيط۔
- (iv) چوتھے درجہ کی تفخیم اس وقت ہوگی جب حرف مفخم مکسور ہو جیسے ظَل۔
- س: ساکن مفخم کی تفخیم کا کیا درجہ ہے؟
- ج: ساکن مفخم ماقبل کی حرکت کے تابع ہے (i) ساکن مفخم سے پہلے فتح ہو جیسے يَقْطَعُونَ (ii) ساکن مفخم سے پہلے ضمہ ہو جیسے يُزْزِقُونَ (iii) ساکن مفخم سے پہلے کسرہ ہو جیسے مِرْصَادًا۔
- س: حرف مُرَقِّق (باریک) کی ترقیق میں کس بات کا خیال رکھنا چاہئے؟
- ج: اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ اس کے فتح کو اس قدر مرقق نہ کیا جائے کہ املہ صغریٰ کی طرح ہو جائے۔

دوسری فصل

نون ساکن اور تنوین کے بیان میں

- س: دوسری فصل میں کیا بیان کیا گیا ہے؟
- ج: نون ساکن اور تنوین کے قاعدے بیان کئے گئے ہیں۔

- س: نون ساکن کسے کہتے ہیں؟
- ج: جس نون پر کوئی حرکت نہ ہو بلکہ سکون ہو اسے نون ساکن کہتے ہیں۔
- س: نون تنوین کسے کہتے ہیں؟
- ج: دوزیر، دوزیر اور دو پیش کو تنوین یا نون تنوین کہتے ہیں۔
- س: نون ساکن اور نون تنوین میں کیا فرق ہے؟
- ج: (۱) نون ساکن لکھنے میں بھی آتا ہے اور پڑھنے میں بھی، نون تنوین صرف پڑھنے میں آتا ہے لکھنے میں نہیں آتا۔
- (۲) نون ساکن کلمہ کے درمیان اور آخر میں آتا ہے، نون تنوین صرف کلمہ کے آخر میں آتا ہے۔
- (۳) نون ساکن اسم فعل حرف تینوں میں آتا ہے، نون تنوین صرف اسماء کے آخر میں آتا ہے۔
- (۴) نون ساکن وقف میں پڑھا جاتا ہے، نون تنوین وقف میں نہیں پڑھا جاتا۔
- (۵) نون ساکن اور لام تعریف ایک کلمہ میں جمع ہو سکتے ہیں، نون تنوین اور لام تعریف کا اجماع ایک کلمہ میں نہیں ہو سکتا۔
- (۶) نون ساکن اکثر اصلی حروف میں سے ہوتا ہے اور کبھی زائد میں سے بھی، نون تنوین اصلی حروف سے زائد ہوتا ہے۔
- (۷) نون ساکن کبھی معنی کی تاکید کے لیے بھی آتا ہے، نون تنوین تاکید کے لیے نہیں آتا۔
- س: نون ساکن اور تنوین کے کتنے حال ہیں؟
- ج: چار حال ہیں (۱) اظہار (۲) ادغام (۳) قلب (۴) اخفاء
- س: اظہار کسے کہتے ہیں؟
- ج: حرف کو بغیر کسی تغیر و تبدل کے اس کے مقررہ مخزن سے مع جمیع سہلآت لازمہ کے ادا کرنا اظہار کہلاتا ہے۔

س: نون ساکن اور تنوین کا اظہار کب ہوتا ہے؟
 ج: حرف حلقی نون ساکن یا تنوین کے بعد آئے تو اظہار ہوگا مثل یَنْعَقُ، عَذَابُ
 الْیَمِّ۔

س: ادغام کسے کہتے ہیں؟
 ج: ادغام کے لغوی معنی ہے ایک چیز کو دوسری چیز میں داخل کرنا اور اصطلاح قراء
 میں ساکن حرف کو متحرک حرف میں اس طرح ملانا کہ پڑھنے میں ایک حرف
 (مشدد) ادا ہو۔

س: نون ساکن اور تنوین کا ادغام کب ہوتا ہے؟
 ج: جب نون ساکن اور تنوین کے بعد یَزْمَلُون کے حروف سے کوئی حرف آئے تو
 ادغام ہوگا جیسے مَنْ یَقُولُ، مَنْ رَبِّهِمْ، هَذَى لِّلْمُتَّقِیْنَ، مَنْ وَالٍ۔
 اس ادغام کی کئی قسمیں ہیں؟

ج: دو قسمیں ہیں (1) ادغام بالغہ (2) ادغام بلا غنہ۔
 س: ادغام بالغہ کب ہوتا ہے؟

ج: اگر نون ساکن اور تنوین کے بعد یَنْمُو کے چار حروف میں سے کوئی حرف آئے
 جیسے مَنْ یَقُولُ۔ (مگر اس کی ایک شرط ہے کہ نون ساکن اور تنوین اور یَنْمُو
 کے حروف ایک کلمہ میں نہ ہوں ورنہ ادغام نہ ہوگا)
 س: ادغام بلا غنہ کب ہوتا ہے؟

ج: اگر نون ساکن اور تنوین کے بعد لَر کے دو حروف میں سے کوئی حرف آئے
 جیسے مِنْ لَّدُنْہ۔

س: لَر کے دو حروف میں ادغام بالغہ بھی ہوتا ہے یا نہ؟

ج: ادغام بالغہ بھی ایک شرط کے ساتھ ثابت ہے (بطریق طیبہ)

س: لَر میں ادغام بالغہ کی کیا شرط ہے؟

ج: نون ساکن میں شرط ہے کہ مقطوع ہو (مرسوم ہو)۔ اگر نون ساکن موصول
 (غیر مرسوم) ہوگا تو غنہ جائز نہ ہوگا۔ جیسے اَنْ لَا اَقُولَ (میں غنہ ہوگا کیونکہ

مقطوع یعنی مرسوم ہے)

س: مقطوع کسے کہتے ہیں؟

ج: مقطوع کا معنی ہے کٹا ہوا اگر ایک کلمہ دوسرے کلمہ سے الگ لکھا ہوا ہو تو اسے

مقطوع کہتے ہیں جیسے اُن، لّا سے الگ لکھا ہوا ہے۔

س: موصول کسے کہتے ہیں؟

ج: موصول کا معنی ہے ملا ہوا۔ اگر ایک کلمہ دوسرے کلمہ سے ملا کر لکھا گیا ہو تو اسے

موصول کہتے ہیں جیسے اَلْاَصْلُ مِیْن اَنْ لّا تَھَا یَھِیْے بِغَسْمَا اَصْلُ مِیْن بَئِئْسَ

مَا تَھَا۔

س: ذُنْبِیَا، قَنْوَانٌ، بُنْیَانٌ، صُنْوَانٌ میں ادغام ہوگا یا اظہار؟

ج: اظہار ہوگا۔

س: ان چار لفظوں میں ادغام کیوں نہیں ہوتا؟

ج: اس لیے کہ ادغام کی شرط نہیں پائی گئی۔

س: ادغام کی کیا شرط ہے؟

ج: نون ساکن کے بعد حروف یَزْمَلُون میں سے کوئی حرف ایک کلمہ میں نہ ہو

یہاں نون ساکن کے بعد یاء اور واؤ اسی کلمہ میں ہے اس لیے ادغام نہ ہوگا

بلکہ اظہار ہوگا۔

س: اس اظہار کا پورا نام کیا ہے؟

ج: اسے اظہار مطلق کہتے ہیں (کیونکہ اس میں حلقی یا شہوی کی قید نہیں)

س: قلب کسے کہتے ہیں؟

ج: کسی حرف کے بدلنے کو قلب یا انقلاب کہتے ہیں۔

س: نون ساکن و تنوین میں قلب کب ہوتا ہے؟

ج: اگر نون ساکن اور تنوین کے بعد باء آئے تو نون ساکن و تنوین کو میم سے بدل

کر اخفاء مع الغنة کریں گے جیسے مِنْ تَبْعِدْ، صُمْ بُکْم۔

س: اخفاء کسے کہتے ہیں؟

ج: اخفاء کا معنی ہے چھپانا اور اصطلاح قراء میں نون و میم کی آواز ناک میں چھپانے کو اخفاء کہتے ہیں۔

س: نون ساکن و تنوین کا اخفاء کب ہوتا ہے؟

ج: نون ساکن اور تنوین کے بعد حروف حلقی، یَزْمَلُونَ اور باء کے علاوہ باقی پندرہ حروف میں سے کوئی حرف آئے تو اخفاء ہوگا جیسے تَنْفِقُونَ۔ اَنْذَاذًا۔

تیسری فصل

میم ساکن کے بیان میں

س: دوسری فصل میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

ج: میم ساکن کا بیان ہے۔

س: میم ساکن کے کتنے حال ہیں؟

ج: تین حال ہیں (i) ادغام (ii) اخفاء (iii) اظہار۔

س: میم ساکن کا ادغام کب ہوگا؟

ج: میم ساکن کے بعد دوسری میم آئے تو ادغام ہوگا جیسے اَمَّ مِّنْ۔

س: میم ساکن کا اخفاء کب ہوگا؟

ج: اگر میم ساکن کے بعد ب آئے تو اخفاء ہوگا جیسے وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ۔

س: میم ساکن کے بعد ب آئے تو اخفاء کے علاوہ اور کیا جائز ہے؟

ج: اظہار بھی جائز ہے۔

س: اس اظہار کی کوئی شرط ہے؟

ج: جی ہاں! شرط یہ ہے کہ میم ساکن منقلب (بدلی ہوئی) نون ساکن و تنوین سے

نہ ہو جیسے مِّنْ بَعْدُ، سَمِيعٌ بَصِيرٌ (اس میں صرف اخفاء ہوگا)

س: میم ساکن کا اظہار کب ہوگا؟

ج: اگر میم ساکن کے بعد میم اور باء کے علاوہ کوئی اور حرف آئے وہاں میم ساکن کا

اظہار ہوگا۔ جیسے عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ۔ كَذَّبْتُمْ فِيْ۔

- س: بوف کا کیا قاعدہ ہے؟
 ج: میم ساکن کے بعد ب آئے تو اخفاء ہوگا اور و، ف آئیں تو انظہار اس طرح ہوگا کہ میم ساکن کے سکون میں حرکت کی بو آجائے۔
 س: بوف کے قاعدے کا کیا حکم ہے؟
 ج: اس قاعدے میں انظہار کے متعلق جو کہا گیا ہے کہ حرکت کی بو آئے یہ بالکل بے اصل ہے بلکہ میم ساکن کا سکون بالکل تام ہونا چاہئے حرکت کی ہوا بھی نہ لگے۔

چوتھی فصل

حروف غنہ کے بیان میں

- س: چوتھی فصل میں کیا بیان کیا گیا ہے؟
 ج: حروف غنہ کا بیان ہے۔
 س: حروف غنہ کتنے ہیں؟
 ج: دو (i) نون (ii) میم
 س: نون میں غنہ کب ہوتا ہے؟
 ج: نون جب مشدد ہو تو غنہ ہوگا ایسے ہی نون ساکن اور تونین کے بعد سوائے حروف حلقی اور لام، راء کے، جو حرف آئے گا تو غنہ ہوگا (یہ اس وقت ہے جب بطریق شاطیہ پڑھا جائے اور اگر بطریق طیبہ پڑھا تو لام، راء پر بھی غنہ ثابت ہے)
 س: میم میں غنہ کب ہوتا ہے؟
 ج: میم مشدد ہو تو غنہ ہوگا ایسے ہی میم ساکن کے بعد باء آئے تو اخفاء کی حالت میں غنہ ہوگا۔
 س: غنہ کی مقدار کیا ہے؟
 ج: غنہ کی مقدار ایک الف ہے۔

پانچویں فصل

ہائے ضمیر کے بیان میں

س: پانچویں فصل میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

ج: ہائے ضمیر کا بیان ہے۔

س: ہائے ضمیر کسے کہتے ہیں؟

ج: عبارت میں کسی اسم ظاہر کو بیان کرنے کے بعد اگر اس کا دوبارہ ذکر کرنا مقصود

ہو تو طوالت سے بچنے اور اختصار فی الکلام کی غرض سے بجائے اسم ظاہر کے

ایک ہلاتے ہیں جس کو ہائے ضمیر کہتے ہیں جیسے ذَلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ۔ اور

مراد اس سے خاص ضمیر مفرد مذکر غائب ہے۔

س: ہائے ضمیر کی اصل حرکت کیا ہے؟

ج: اصل حرکت ضمہ ہے۔

س: ہائے ضمیر کب مکسور ہوتی ہے؟

ج: اگر ہائے ضمیر سے پہلے کسرہ یا یاء ساکنہ ہو تو ہائے ضمیر مکسور ہوگی جیسے بِهِ الْيَهُودُ۔

س: کیا کوئی لفظ اس قاعدہ سے مستثنیٰ بھی ہے؟

ج: جی ہاں! چار لفظ مستثنیٰ ہیں (i) وَمَا أَنشَأْنِيهُ سُوْرَةُ كَهْفٍ میں۔ (ii) عَلَيْهِ

اللّٰهُ سُوْرَةُ فَتْحٍ میں ان دونوں کی ہائے ضمیر کو مکسور ہونا چاہئے تھا (أَنشَأْنِيهِ،

عَلَيْهِ اللّٰهُ) لیکن چونکہ ہائے ضمیر میں ضمہ اصل ہے اس لیے اصل کا اعتبار

کرتے ہوئے اس کو مضموم ہی رہنے دیا گیا۔

(iii) أَرْجِهْ (iv) فَالْقِيَةِ سُوْرَةُ نَمَلٍ میں۔ ان دونوں کی ہائے ضمیر کو بھی مکسور ہونا

چاہئے تھا أَرْجِهْ فَالْقِيَةِ مگر چونکہ ان کی اصل أَرْجِيْهِ اور فَالْقِيَةِ ہے یاے

ساکنہ کو حذف کر کے ہائے ضمیر کو اس کا قائم مقام کر دیا گیا اس لیے یہ ساکن

ہے۔

س: ہائے ضمیر کب مضموم ہوتی ہے؟

ج: جب ہائے ضمیر سے پہلے نہ کسرہ ہو نہ یاء ساکنہ ہو تو یہ مضموم جہو کی جیسے لہ۔
رَسُولُهُ، مِنْهُ، آخَاهُ، رَأَيْتُمُوهُ۔

س: کیا کوئی لفظ اس قاعدہ سے مستثنیٰ بھی ہے؟

ج: جی ہاں! ایک لفظ مستثنیٰ ہے وَیَتَّقْهُ سُوْرۃٓ نُوْر میں۔ اس میں ہائے ضمیر کو مضموم ہونا چاہئے تھا (وَيَتَّقْهُ) لیکن چونکہ اصل میں یَتَّقِیْہ تھایا، حذف کر کے قاف کو ساکن کر دیا گیا اصل کے اعتبار سے ہائے ضمیر سے پہلے یاء ساکن ہے اس لیے یہ مکسور ہے۔

س: ہائے ضمیر میں صلہ کب ہوتا ہے؟

ج: جب ہائے ضمیر کا ماقبل اور مابعد متحرک ہو تو ہائے ضمیر میں صلہ ہوتا ہے جیسے مِنْ رَبِّهِ وَالْمُؤْمِنُونَ، وَرَسُولُهُ أَحَقُّ۔

س: کیا کوئی لفظ اس قاعدہ سے مستثنیٰ بھی ہے؟

ج: جی ہاں! ایک لفظ مستثنیٰ ہے یَرْضَہ لَکُمْ اس کو یَرْضَہ لَکُمْ پڑھنا چاہئے تھا (صلہ کے ساتھ) لیکن چونکہ اس کی اصل یَرْضَہ لَکُمْ ہے (ہائے ضمیر کا ماقبل ساکن ہے) اس لئے اصل کا لحاظ کرتے ہوئے صلہ نہیں کیا گیا۔

س: ہائے ضمیر میں صلہ کب نہیں ہوتا؟

ج: اگر ہائے ضمیر کے ماقبل یا مابعد ساکن ہو تو اشباع نہیں ہوتا ہے جیسے مِنْہ وَیَعْلَمَہ الْکُتُب۔

س: کیا کوئی لفظ اس قاعدہ سے مستثنیٰ بھی ہے؟

ج: جی ہاں! ایک لفظ مستثنیٰ ہے جو سورہ فرقان میں ہے وہ فِیْہ مَہَانَا ہے اسے فِیْہ مَہَانَا ہونا چاہئے تھا مگر امام حفص نے اپنی روایت میں دوسری لغت کو متبع کیا ہے یعنی جیسے ایک لغت یہ ہے کہ ہائے ضمیر سے ماقبل یا مابعد کوئی حرف ساکن ہو تو صلہ ہو گا ایسے ہی یہ بھی ایک لغت ہے کہ اگر ہائے ضمیر سے ماقبل ساکن ہو تب بھی صلہ ہو گا گویا کہ اسے جمعا بین اللفظین کی وجہ سے فِیْہ مَہَانَا پڑھا۔

- س: صلہ کسے کہتے ہیں؟
 ج: ہائے ضمیر کی حرکت کے کھینچنے کو صلہ کہتے ہیں۔
 س: اشباع کسے کہتے ہیں؟
 ج: کسی بھی حرف کی حرکت کے کھینچنے کو اشباع کہتے ہیں۔
 س: صلہ اور اشباع میں کیا فرق ہے؟
 ج: صلہ خاص ہے اور اشباع عام ہے یعنی صلہ صرف ہائے ضمیر کی حرکت کے کھینچنے کو کہتے ہیں اور اشباع ہر حرف کی حرکت کے کھینچنے کو کہتے ہیں چاہے ہائے ضمیر ہو یا کوئی دوسرا حرف۔

چھٹی فصل

ادغام کے بیان میں

- س: چھٹی فصل میں کیا بیان کیا گیا ہے؟
 ج: ادغام کا بیان ہے۔
 س: ادغام کسے کہتے ہیں؟
 ج: ادغام کے لغوی معنی ہیں ایک چیز کو دوسری چیز میں داخل کرنا اور اصطلاح قراء میں ساکن حرف کو متحرک میں اس طرح ملانا کہ پڑھنے میں ایک حرف (مشدد) ادا ہو۔
 س: ادغام کی (باعتبار سبب) کتنی قسمیں ہیں؟
 ج: تین قسمیں ہیں (i) ادغام مثلیں (ii) ادغام متجانسین (iii) ادغام متقارین
 س: ادغام مثلیں کسے کہتے ہیں؟
 ج: اگر حرف مکرر (دو بار آنے والا) میں ادغام ہوا تو یہ ادغام مثلیں کہلائے گا جیسے اذ ذہب۔
 س: ادغام متجانسین کسے کہتے ہیں؟
 ج: اگر ادغام ایسے دو حرفوں میں ہو جن کا غرض ایک کنا جاتا ہے تو اس ادغام کو

- ادغام متجانسین کہتے ہیں جیسے وَقَالَتْ طَائِفَةٌ
 س: ادغام متقارنین کسے کہتے ہیں؟
 ج: اگر ادغام ایسے دو حرفوں میں ہو کہ وہ دو حرف نہ مثلیں ہیں نہ متجانسین تو ادغام متقارنین کہائے گا۔ جیسے اَلَمْ نَخْلُقْكُمْ
 س: ادغام کی باعتبار کیفیت کے کتنی قسمیں ہیں؟
 ج: دو قسمیں ہیں (i) ادغام تام (ii) ادغام ناقص
 س: ادغام تام کسے کہتے ہیں؟
 ج: اگر پہلے حرف کو دوسرے حرف سے بدل کر ادغام کیا ہے تو اسے ادغام تام کہتے ہیں جیسے قُلْ رَبِّ، وَقَالَتْ طَائِفَةٌ، عَمَّ۔
 س: ادغام ناقص کسے کہتے ہیں؟
 ج: اگر پہلے حرف کی کوئی صفت باقی ہو اسے ادغام ناقص کہتے ہیں جیسے مَنْ يَقُولُ، مِنْ وَالٍ، بَسَطْتُ، أَحَطْتُ۔
 س: مثلیں، متجانسین اور متقارنین میں ادغام تام ہوتا ہے یا ناقص؟
 ج: (i) مثلیں میں صرف ادغام تام ہوتا ہے ناقص نہیں ہوتا (ii) متجانسین میں تام بھی ہوتا ہے جیسے وَقَالَتْ طَائِفَةٌ اور ناقص بھی ہوتا ہے جیسے بَسَطْتُ، أَحَطْتُ۔ (iii) متقارنین میں بھی تام اور ناقص دونوں ہوتے ہیں جیسے قُلْ رَبِّ (امام غلیل کے قول پر) مَنْ يَقُولُ۔
 س: ادغام کب واجب ہوتا ہے؟
 ج: جب مثلیں اور متجانسین کا پہلا حرف ساکن ہو تو ادغام واجب ہے جیسے اِذْذَهَبْ، قَدْ دَخَلُوا، قُلْ رَبِّ (بقول فراء)، عَبَدْتُمْ۔
 س: يَلْهَكَ ذَلِكَ اور يَابِسْنِي اَرْكَبْ مَعْنَا میں ادغام ہوتا ہے یا اظہار؟
 ج: ادغام بھی ہوتا ہے (بطریق شاطیہ) اور اظہار بھی ثابت ہے (بطریق طیب)
 س: حروف مدہ کا ادغام اپنے مماثل میں ہوگا یا نہ؟
 ج: ادغام نہ ہوگا جیسے قَالُوا وَهُمْ فِي يَوْمٍ۔

- س: یہ ادغام کیوں نہیں ہوتا؟
- ج: اس لئے کہ ادغام کرنے سے حروف مدہ کی ذاتی صفت مدیت جاتی رہے گی۔
- س: حرف حلقی کا ادغام غیر حلقی میں ہوگا یا نہ؟
- ج: ادغام نہ ہوگا جیسے لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا۔
- س: یہ ادغام کیوں نہیں ہوتا؟
- ج: اس لیے کہ حلقی و غیر حلقی کے مخرج میں بعد ہے اور ادغام کے لیے اتحاد و قرب مخرج ضروری ہے جو یہاں نہیں پایا جاتا۔
- س: حرف حلقی کا ادغام اپنے مجانس میں ہوگا یا نہ؟
- ج: ادغام نہ ہوگا جیسے فَاصْصَحْ عَنْهُمْ۔
- س: یہ ادغام کیوں نہیں ہوتا؟
- ج: ادغام کا مقصد کلمات کے تلفظ کی تخفیف ہوتا ہے یہاں بجائے تخفیف کے کلمہ میں ثقل پیدا ہو جاتا ہے اس لیے ادغام نہیں ہوتا۔
- س: حرف حلقی کا ادغام اپنے مماثل میں ہوگا یا نہ؟
- ج: اپنے مماثل میں ہوگا جیسے يُوجِّهَهُ، يُكْرِهَهُنَّ یہ ادغام قرآن مجید میں (روایت حفص میں) صرف ہاء کا ہاء میں ہوتا ہے اور کسی حرف کا نہیں ہوتا۔
- س: لام کا ادغام نون میں ہوگا یا نہ؟
- ج: نہ ہوگا جیسے قُلْنَا۔
- س: ادغام کیوں نہیں ہوتا؟
- ج: قُلْنَا میں پہلے تغیر (تعلیل) ہو چکا ہے ادغام سے مزید تغیر ہوگا جس سے ایک ہی کلمہ میں پے در پے کئی تغیرات (تعلیلات وغیرہ) کا ہونا لازم آئے گا اس لیے ادغام نہیں کیا جاتا۔
- س: لام تعریف کسے کہتے ہیں؟
- ج: کسی نکرہ کو معرفہ بنانے کے لیے جو الف لام لایا جاتا ہے اس لام کو لام تعریف کہتے ہیں۔

س: ام تعریف کا اظہار کب ہوتا ہے؟
 ج: جب ام تعریف اِنْبِ حَجَّكَ وَخَفَّ عَقِيْمَه (ان چودہ حروف) سے پہلے آئے
 تو اس کا اظہار ہوگا جیسے اللّٰث، الْبُخْل، الْغُرُوْز، الْحَسَنَةُ، بِالْجَنُوْد،
 الْكُوْثُر، الْوَاْقِعَةُ، الْخَائِبِيْنَ، الْفَائِزُوْنَ، الْعَلٰی، الْقَانِتِيْنَ، الْيَوْمُ،
 الْمَحْسَنَات۔

س: اِنْبِ حَجَّكَ وَخَفَّ عَقِيْمَه کو نئے حروف کہلاتے ہیں؟
 ج: انہیں حروف قمریہ کہتے ہیں۔

س: انہیں حروف قمریہ کیوں کہتے ہیں؟

ج: ان حروف کو پاند اور ام تعریف کو ستاروں سے تشبیہ دی گئی ہے یعنی جس طرح
 پاند کی روشنی ستاروں کی روشنی کو اپنے اندر جذب نہیں کرتی ایسے ہی یہ حروف
 (قمریہ) بھی ام تعریف کو اپنے اندر جذب (ادغام) نہیں کرتے بلکہ جیسے پاند
 کی موجودگی میں ستارے ظاہر ہوتے ہیں ایسے ہی ان حروف (قمریہ) سے
 پہلے ام تعریف ظاہر ہوگا (یعنی اس کا اظہار ہوگا)۔

س: ام تعریف کا ادغام کب ہوتا ہے؟

ج: جب ام تعریف حروف قمریہ کے علاوہ باقی چودہ حروف (ماسوائے الف کے)
 سے پہلے آئے تو اس کا ادغام ہوگا جیسے التَّائِبُوْنَ، التَّاقِبُ، الدَّاعِي
 الدَّارِنَات، الرَّحْمَنُ، الرَّانِي، السَّالِكِيْنَ، الشَّمْسُ، وَالصَّفَتْ،
 وَلَا الضَّالِّكِيْنَ، الطَّارِقُ، الظَّالِمِيْنَ، اللّٰهُ، النَّجْمُ۔

س: حروف قمریہ کے علاوہ باقی حروف کو کیا کہتے ہیں؟

ج: انہیں حروف شمیہ کہتے ہیں (ماسوائے الف کے)

س: انہیں حروف شمیہ کیوں کہتے ہیں؟

ج: ان حروف کو سورج اور ام تعریف کو ستاروں سے تشبیہ دی گئی ہے یعنی جس طرح
 سورج کی روشنی ستاروں کی روشنی کو اپنے اندر جذب کر لیتی ہے ایسے ہی یہ حروف
 (شمیہ) بھی ام تعریف کو اپنے اندر جذب کر لیتے ہیں یعنی ام تعریف کا

ادغام ہوتا ہے۔

- س: نون ساکن اور تون کا ادغام یا ء اور واؤ میں کیا ہوتا ہے؟
- ج: ادغام ناقص ہوتا ہے (صفت غنہ باقی رہتی ہے جیسے مَنْ يُؤْمِنُ، مَنْ وَالٍ)
- س: طاء کا ادغام تاء میں کیا ہوتا ہے؟
- ج: ناقص ہوتا ہے (صفت اطلاق باقی رہتی ہے جیسے بَسَطْتُ)
- س: اَلَمْ نَخْلُقْکُمْ میں ادغام ناقص ہوتا ہے یا تام؟
- ج: دونوں ادغام جائز ہیں مگر ادغام تام اولیٰ ہے۔
- س: ن وَالْقَلَمِ اور نِیْسَ وَالْقُرْآنِ میں (ن کی نون اور یسین کی نون کا) اظہار ہوگا یا ادغام؟
- ج: دونوں جائز ہیں اظہار (بطریق شاطیئہ) اور ادغام (بطریق طیبہ) ہوگا۔
- س: قرآن مجید میں کتنے کتنے (ردیہ) ہیں؟
- ج: چار (۱) عَوْجًا قَیْمًا (کہف) (۲) مِنْ مَّوْقِدِنَا هَذَا (یسین) (۳) مَنْ رَاقٍ (قیامت) (۴) بَلْ رَانَ (مطففین)۔
- س: ان چار کی ادائیگی کیسے ہوگی؟
- ج: بوقت ممکنہ عَوْجًا قَیْمًا میں تون کو الف سے بدل دیا جائے گا۔ مَنْ رَاقٍ اور بَلْ رَانَ میں ادغام نہیں ہوگا بلکہ اظہار ہوگا۔
- س: ان مذکورہ چار سکتوں میں ترک سکتہ بھی جائز ہے یا نہ؟
- ج: جائز ہے (بطریق طیبہ)۔
- س: ترک سکتہ کی حالت میں ادائیگی کیسے ہوگی؟
- ج: عَوْجًا قَیْمًا میں اخفاء، مَنْ رَاقٍ اور بَلْ رَانَ میں ادغام ہوگا اور مِنْ مَّوْقِدِنَا پر وقف لازم ہوگا۔
- س: مشدّد حرف میں کتنی دیر لگتی ہے؟
- ج: دو حرفوں کی دیر ہوتی ہے۔
- س: جب دو حرف مثلین غیر مدغم جمع ہوں تو کیسے پڑھنا چاہئے؟

- ج: خوب ظاہر کر کے پڑھنا چاہئے جیسے اَعْيُنَنَا، شَرِكُكُمْ، دَاوُد۔
- س: یُخِي اور دَاوُد میں تو دو (بظاہر) مثلین جمع نہیں؟
- ج: اصل میں دو یاء اور دو واؤ تھے (یُخِي، دَاوُد) تماثل فی الرسم کی وجہ سے ایک کو حذف کر دیا گیا ہے۔
- س: اگر متقاربین متصل ہوں یا قریب قریب ہوں اور ادغام نہ کیا جائے تو انہیں کس طرح پڑھنا چاہئے؟
- ج: ہر ایک کو خوب صاف پڑھنا چاہئے جیسے قَدْجَاء، قَدْ ضَلُّوا، اِذْ تَقُول، اِذْ رَيْنَ۔
- س: جب دو ضعیف حرف جمع ہوں تو کیسے پڑھنا چاہئے؟
- ج: ہر ایک کو ممتاز کر کے پڑھنا چاہئے جیسے جَبَاهُهُم۔
- س: اگر قوی حرف کے قریب ضعیف حرف ہو تو کیسے پڑھنا چاہئے؟
- ج: ہر ایک کی صفت پورے طور سے ادا کرتے ہوئے ایک دوسرے سے ممتاز کر کے پڑھنا چاہئے جیسے اِهْدِنَا۔
- س: اگر دو حرف مفخم متصل یا قریب ہوں تو کیسے پڑھنا چاہئے؟
- ج: ہر ایک کو ممتاز کر کے صفات کا لحاظ رکھ کر پڑھنا چاہئے جیسے مُضْطَرٌّ ضَلُّصَال۔
- س: اگر دو حرف مشدق قریب یا متصل ہوں تو کیسے پڑھنا چاہئے؟
- ج: ہر صفت کو پورے طور پر ادا کرتے ہوئے ہر ایک کو ممتاز کر کے پڑھنا چاہئے جیسے ذُرِّيَّتَهُ، مُطَهَّرُونَ، مِنْ مِّنِّي يَمْنَى، لَحْيِي يَغْشَى، وَعَلَى أُمِّ مَمَّنْ مَّعَكَ۔
- س: اگر دو حرف متشابہ الصوت جمع ہوں تو کیسے پڑھنا چاہئے؟
- ج: ہر ایک کو ممتاز کر کے پڑھنا چاہئے اور ہر ایک کی صفت کو پورے طور پر ادا کرنا چاہئے۔ جیسے اِذْرَيْنَ، اَنْقَضَ ظَهْرَكَ، خَلَقَكَ وغیرہ۔

ساتویں فصل

ہمزہ کے بیان میں

- س: ساتویں فصل میں کیا بیان کیا گیا ہے؟
- ج: ہمزہ کے قواعد بیان کئے گئے ہیں۔
- س: جب دو ہمزے متحرک اور دونوں قطعی ہوں تو انہیں کیسے پڑھنا چاہئے؟
- ج: تحقیق سے یعنی خوب صاف طور سے پڑھنا چاہئے جیسے ءَ اَنْذِرْ تَهْمَ۔
- س: کیا کوئی لفظ اس قاعدہ سے مستثنیٰ بھی ہے؟
- ج: جی ہاں! ایک لفظ ءَ اَعْجَمِی (حم سجدہ) اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہے اس کے دوسرے ہمزہ میں تسہیل ہوگی۔
- س: تسہیل کسے کہتے ہیں؟
- ج: ہمزہ کی حرکت کے موافق جو حرف ہو اس کے اور ہمزہ کے درمیان پڑھنا اسے تسہیل کہتے ہیں چنانچہ ءَ اَعْجَمِی میں دوسرے ہمزہ کی حرکت زبر ہے اس کے موافق حرف الف ہے اب اس دوسرے ہمزہ کو الف اور ہمزہ کے درمیان پڑھیں گے (نہ خالص الف اور نہ خالص ہمزہ)۔
- س: اگر دو ہمزے متحرک جمع ہوں اور پہلا ہمزہ استفہام کا ہو اور دوسرا ہمزہ وصلی مفتوح، تو ان دونوں کو کیسے پڑھنا چاہئے؟
- ج: دوسرے ہمزہ میں تسہیل اور ابدال جائز ہے اور ابدال اولیٰ ہے جیسے اَلْفَن (سورہ یونس میں دو جگہ) ءَ اَلذَّکَرِیْن (سورہ انعام میں دو جگہ) ءَ اَللّٰہ (سورہ یونس، سورہ نمل میں) اصل میں ءَ اَلْفَن، ءَ اَلذَّکَرِیْن، ءَ اَللّٰہ تھا۔
- س: ابدال کسے کہتے ہیں؟
- ج: ہمزہ کو اس کی حرکت کے موافق خالص حرف مد سے بدلنے کو ابدال کہتے ہیں چنانچہ مذکورہ تین کلمات میں دوسرے ہمزہ کو الف سے بدل کر پڑھیں گے۔
- س: ابدال اولیٰ کیوں ہے؟

ج: اس لیے کہ تسہیل کی بنسبت اس میں تغیر تام ہوتا ہے اور قاعدہ بھی یہی ہے کہ جب کسی حرف میں تغیر کیا جائے تو پورا کیا جائے۔

س: اگر دو ہمزے متحرک جمع ہوں اور پہلا ہمزہ استفہام کا ہو اور دوسرا ہمزہ وصلی مفتوح نہ ہو (مکسور ہو، کیونکہ مضموم نہیں آتا) تو ان دونوں کو کیسے پڑھنا چاہئے؟

ج: دوسرے ہمزہ (وصلی) کو حذف کیا جائے گا جیسے اَفْتَرَى (اصل میں ءِ اَفْتَرَى تھا) س: ءِ اَلْفَنْ وغیرہ میں ہمزہ وصلی کو حذف نہیں کیا گیا جبکہ ءِ اَفْتَرَى وغیرہ میں حذف کیا گیا کیوں؟ (حالانکہ دونوں ہمزے وصلی ہیں)

ج: فتح کی حالت میں جو حذف نہیں ہوتا اس کی وجہ یہ ہے کہ اس میں التباس انشاء کا خبر کے ساتھ ہو جائے گا (یعنی اگر اسے حذف کریں گے تو جملہ انشائیہ کے بجائے خبری ہو جائے گا وہ ایسے کہ حذف کرنے کے بعد یہ معلوم نہ ہو گا کہ یہ ہمزہ استفہامی ہے یا وصلی کیونکہ دونوں کی شکل ایک جیسی ہے یعنی دونوں مفتوح ہیں) اور ءِ اَفْتَرَى وغیرہ میں التباس نہیں ہوتا اس لیے حذف کیا جاتا ہے کیونکہ دونوں ہمزوں کی حرکت الگ الگ ہے یعنی ایک مفتوح دوسرا مکسور۔

س: جب دو ہمزے جمع ہوں پہلا متحرک (قطعی ہو یا وصلی) اور دوسرا ساکن تو انہیں کیسے پڑھا جائے گا؟

ج: ہمزہ ساکنہ کو پہلے ہمزہ کی حرکت کے موافق حرف مد سے بدل کر پڑھنا واجب ہے جیسے اَمْنُوا (اصل میں ءِ اَمْنُوا تھا) اِئْمَانًا (اصل میں اِءِ مَان تھا) اَوْ اُئْمِن (اصل میں اُئْتَمِن تھا) اِئْتِ (اصل میں اِئْتِ تھا)

س: جب دو ہمزے جمع ہوں پہلا متحرک وصلی اور دوسرا ساکن ہو تو انہیں کس طرح پڑھنا چاہئے؟

ج: جب ہمزہ وصلی سے ابتداء ہوگی تو ہمزہ ساکنہ بدلا جائے گا جیسے اُئْتَمِن سے اَوْئْمِن، اُئْتُونِی سے اِئْتُونِی، اِئْتِ سے اِئْتِ اور جب ماقبل سے ملا کر پڑھیں گے تو ہمزہ وصلی گر جائے گا اور ہمزہ ساکنہ نہ بدلا جائے گا جیسے الَّذِی

اَوْثِنَ فِي السَّمَوَاتِ اُتُوْنِ، فِرْعَوْنُ اُتُوْنِ

س: درج کلام میں ہمزہ وصلی کو پڑھنا کیسا ہے؟

ج: غلط ہے اسے حذف کر دیا جائے گا اس کو ثابت رکھنا درست نہیں البتہ ابتداء میں ثابت ہوگا۔

س: لام تعریف کا ہمزہ کیسا ہوتا ہے؟

ج: مفتوح ہوتا ہے جیسے الشَّمْسُ، الْقَمَرُ۔

س: اسم کا ہمزہ کیسا ہوتا ہے؟

ج: اسم کا (ابتدائی) ہمزہ مکسور ہوتا ہے جیسے اِسْمٌ، اِبْنٌ، اِنْتِقَامٌ۔

س: فعل کا ہمزہ کیسا ہوتا ہے؟

ج: فعل کے تیسرے حرف کا ضمہ اگر اصلی ہو تو ہمزہ (ابتدائی) بھی مضموم ہوگا جیسے

اُجْتَنَّتْ وَرَنَ مَكُوْهًا جِئِىْ اَضْرَبَ، اِنْفَجَرَتْ، اِفْتَحَ۔

س: اِمْشُوا، اَتَّقُوا اور اِتَّقُوا کا تیسرا حرف مضموم ہے لیکن ہمزہ مکسور ہے کیوں؟

ج: اس لیے کہ یہ ضمہ اصلی نہیں بلکہ عارضی ہے ان کی اصل اَمْشُوا، اَتَّقُوا اور اِتَّقُوا ہے۔

س: ہمزہ عین کے ساتھ یا ہمزہ حا، کے ساتھ یا حرف مدہ، عین یا حاء کے ساتھ یا

عین، حاء ایک ساتھ آئیں یا عین، حاء اور حاء ایک ساتھ آئیں یا عین، حاء،

حاء مکرر آئیں یا مشدد تو ان کو کیسے پڑھنا چاہئے؟

ج: ہر ایک کو خوب صاف طور پر ادا کرنا چاہئے جیسے اِنَّ اللّٰهَ عَهِدَ، فَمَنْ رُحِزَ

عَنِ النَّارِ، فَاعْلَمَيْنَ، يَدْعُوْنَ دَعَا، سَبَّحَهُ، عَلٰى اَعْقَابِكُمْ، اَحْسَنَ الْقَصَصِ،

عَلٰى عَقَبَيْهِ، اَعُوْذُ، عَهْدَ عَاهِدَ، عَلَمَيْنِ، طَبَعَ عَلٰى، سَاحِرٍ سَحَارٍ، لَا

جَنَاحَ عَلَيْنَا، مَبْعُوثُوْنَ، يَنْبُوحُ اَهْبَطَ، وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ، اَلْفٰى

عَلَيْنَا، جِنَا هُمْ۔

س: ہمزہ متحرک یا ساکن کو کیسا پڑھنا چاہئے؟

ج: خوب صاف طور سے پڑھنا چاہئے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ہمزہ الف سے بدل

- جاتا ہے یا حذف ہو جاتا ہے یا صاف طور سے نہیں نکلتا۔
- س: حرف ساکن کے بعد ہمزہ آئے تو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے؟
- ج: اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ ساکن کا سکون تام ادا ہو اور ہمزہ خوب صاف ادا ہو ایسا نہ ہو کہ ہمزہ حذف ہو جائے اور اس کی حرکت سے ما قبل کا ساکن متحرک یا مشدد ہو جائے کہ جیسے قَدْ أَفْلَحَ، إِنَّ الْإِنْسَانَ۔
- س: قَدْ أَفْلَحَ اور إِنَّ الْإِنْسَانَ میں ہمزہ سے پہلے والے ساکن پر سکتہ بھی جائز ہے یا نہ؟
- ج: حصّے کے بعض طرق (طبیہ) میں ساکن پر سکتہ کیا جاتا ہے تاکہ ہمزہ صاف ادا ہو (خواہ وہ ساکن اور ہمزہ ایک کلمہ میں ہوں یا دو کلموں میں جیسے الْأَرْضُ، قَدْ أَفْلَحَ)

آٹھویں فصل

حرکات کے ادا کے بیان میں

- س: آٹھویں فصل میں کیا بیان کیا گیا ہے؟
- ج: حرکات کی ادائیگی کا بیان ہے۔
- س: فتح کیسے ادا کیا جاتا ہے؟
- ج: افتتاح فم اور صوت سے ادا کیا جاتا ہے۔
- س: کسرہ کیسے ادا کیا جاتا ہے؟
- ج: انخفاض فم اور صوت سے ادا کیا جاتا ہے۔
- س: ضمہ کیسے ادا کیا جاتا ہے؟
- ج: انضمام شفتین سے ادا کیا جاتا ہے۔
- س: افتتاح، انخفاض اور انضمام کا کیا معنی ہے؟
- ج: افتتاح کا معنی ہے کھلنا، انخفاض کا معنی ہے پست ہونا اور انضمام کا معنی ہے گول ہونا۔

س: افتتاح فم اور صوت، انخفاض فم اور صوت، انضمام شفتین کا کیا معنی ہے؟

ج: انفتاح فم اور صوت کا معنی ہے منہ اور آواز کا کھلنا، انخفاض فم اور صوت کا معنی ہے منہ اور آواز کا پست ہونا اور انضمام شفتین کا معنی ہے دونوں ہونٹوں کا گول ہونا۔

س: فتح کی غلط ادائیگی کیا ہے؟

ج: فتح میں کچھ انخفاض ہو جائے تو مشابہ کسرہ کے ہو جائے گا اور اگر کچھ انضمام ہو گیا تو فتح مشابہ ضمہ کے ہو جائے گا۔

س: کسرہ کی غلط ادائیگی کیا ہے؟

ج: اگر کامل انخفاض نہ ہوا بلکہ انفتاح ہو گیا تو کسرہ مشابہ فتح کے ہو جائے گا اور کچھ انضمام پایا گیا تو کسرہ مشابہ ضمہ کے ہو جائے گا۔

س: ضمہ کی غلط ادائیگی کیا ہے؟

ج: اگر ضمہ میں انضمام کامل نہ ہوا بلکہ انخفاض ہو گیا تو ضمہ مشابہ کسرہ کے ہو جائے گا اور انفتاح پایا گیا تو فتح کے مشابہ ہو جائے گا۔

س: فتح جس کے بعد الف نہ ہو، ضمہ جس کے بعد واؤ ساکن اور کسرہ جس کے بعد یاء ساکن نہ ہو تو ایسے فتح، کسرہ اور ضمہ کو کیسے پڑھنا چاہئے؟

ج: اشباع سے بچانا چاہئے ورنہ یہی حروف (الف، واؤ اور یاء) پیدا ہو جائیں گے (لکن جلی ہو جائے گا)

س: جب ضمہ کے بعد واو مشدد اور کسرہ کے بعد یاء مشدد ہو تو انہیں کیسے پڑھنا چاہئے؟

ج: اشباع سے احتراز نہایت ضروری ہے خصوصاً وقف میں زیادہ خیال رکھنا چاہئے ورنہ مشدد مخفف ہو جائے گا۔

س: جب فتح کے بعد الف اور ضمہ کے بعد واؤ ساکن غیر مشدد کسرہ کے بعد یاء ساکن غیر مشدد ہو تو انہیں کیسے پڑھنا چاہئے؟

ج: ان حرکات کو اشباع سے ضرور پڑھنا چاہیے ورنہ یہ حروف ادا نہ ہوں گے۔

س: جب کئی حروف مدہ قریب قریب جمع ہوں تو کس بات کا خیال رکھنا ضروری ہوتا ہے؟

ج: ہر مدہ کو اشباع سے پڑھنا چاہئے کیونکہ اکثر خیال نہ کرنے سے کہیں اشباع ہوتا ہے اور کہیں نہیں ہوتا۔

س: مَجْرَہَا جو سورہ ہود میں ہے اصل میں کیا ہے؟

ج: اصل میں مَجْرَہَا ہے یعنی راء مفتوح ہے اور اس کے بعد الف ہے۔

س: اس لفظ کو کیسے پڑھنا چاہئے؟

ج: راء کا فتح خالص اور الف خالص نہ پڑھا جائے گا اور نہ ہی کسرہ خالص اور نہ یاء خالص پڑھی جائے گی بلکہ فتح کسرہ کی طرف اور الف یاء کی طرف مائل کر کے پڑھا جائے گا۔

س: ایسا پڑھنے کو کیا کہتے ہیں؟

ج: امالہ کہتے ہیں (امالہ کا معنی مائل کرنا اور جھکانا یعنی زیر کو زیر اور الف کو یاء کی طرف مائل کرنا)۔

س: اس لفظ کے سوا اور کہیں امالہ ہے یا نہ؟

ج: روایت حفصؓ میں اس کے سوا اور کہیں امالہ نہیں ہے۔

س: کلام عرب میں کسرہ اور ضمہ کیسے ادا کیا جاتا ہے؟

ج: کسرہ اور ضمہ کو معروف ادا کرنا چاہیے یعنی کسرہ میں انخفاص کامل کے ساتھ آواز کسرہ کی باریک نکلے اور ضمہ میں انضمام شفتین کے ساتھ آواز باریک نکلے۔ مجہول پڑھنے سے بچنا چاہئے کیونکہ کلام عرب میں کسرہ اور ضمہ مجہول نہیں بلکہ معروف ہے۔

س: حرکات و سکنات کو کیسے پڑھنا چاہئے؟

ج: حرکات کو خوب ظاہر کر کے پڑھنا چاہئے یہ نہ ہو کہ مشابہ سکون کے ہو جائیں ایسا ہی سکون کامل کرنا چاہئے تاکہ مشابہ حرکت کے نہ ہو جائے۔

س: ساکن حرف کی غلط ادائیگی سے بچنے کی کیا صورت ہے؟

ج: بچنے کی صورت یہ ہے کہ ساکن حرف کی آواز تخریج میں بند ہو جائے اور اس کے بعد ہی دوسرا حرف نکلے اور اگر دوسرا حرف نہ ہو تو اسے پست، نثری میں

جنبش ہوگی تو لا محالہ سکون حرکت کے مشابہ ہو جائے گا۔

س: وہ کون سے حروف ہیں جن کے مخرج میں جنبش ہوتی ہے؟

ج: حروف قلقلہ اور کاف و تاء۔

س: حروف قلقلہ اور کاف و تاء کی جنبش میں کچھ فرق بھی ہے یا نہ؟

ج: فرق ہے کہ حروف قلقلہ میں جنبش سختی کے ساتھ ہوتی ہے اور کاف و تاء میں

نہایت نرمی کے ساتھ جنبش ہوتی ہے۔

س: کاف و تاء کی جنبش میں کس بات کا خیال رکھنا چاہئے؟

ج: اس میں حاء کی یا سین کی یا ثاء کی بونہ آنی چاہئے۔



تیسرا باب

پہلی فصل

اجتماع ساکنین کے بیان میں

- س: تیسرے باب میں کیا بیان کیا گیا ہے؟
- ج: اجتماع ساکنین، مد، مقدار و اوجہ مد اور وقف کے احکام کا بیان ہے۔
- س: تیسرے باب میں کتنی فصلیں ہیں؟
- ج: چار فصلیں ہیں۔
- س: پہلی فصل میں کیا بیان کیا گیا ہے؟
- ج: اجتماع ساکنین کا بیان ہے۔
- س: اجتماع ساکنین کسے کہتے ہیں؟
- ج: دو ساکنوں کا اکٹھا ہونا اسے اجتماع ساکنین کہتے ہیں۔
- س: اجتماع ساکنین کی کتنی قسمیں ہیں؟
- ج: دو (۱) اجتماع ساکنین علی حدہ (۲) اجتماع ساکنین علی غیر حدہ۔
- س: اجتماع ساکنین علی حدہ کسے کہتے ہیں؟
- ج: دو ساکنوں میں سے پہلا ساکن مدہ ہو اور دونوں ساکن ایک کلمہ میں ہوں اسے اجتماع ساکنین علی حدہ کہتے ہیں جیسے دَاۤبَّةٌ، اَلْکَن (الف مدہ اور باء، الف مدہ اور لام ساکن ہیں)
- س: اجتماع ساکنین علی حدہ جائز ہے یا ناجائز؟
- ج: جائز ہے (وصلاً)۔
- س: اجتماع ساکنین علی غیر حدہ کسے کہتے ہیں؟

ج: دو ساکن جمع ہوں اور پہلا ساکن مدہ نہ ہوا دونوں ساکن ایک کلمہ میں نہ ہوں
اسے اجتماع ساکنین علی غیر مدہ کہتے ہیں (اجتماع ساکنین علی مدہ کی دونوں
شرطیں (۱) پہلا مدہ ۲۔ دونوں ایک کلمہ میں) نہ پائیں جائیں)

س: اجتماع ساکنین علی غیر مدہ جائز ہے یا نہ؟

ج: جائز نہیں، البتہ وقف میں جائز ہے جیسے الْقَدْرُ، بِكُمُ الْعُسْرُ۔

س: اس نا جائز کو جائز کرنے کی کیا صورت ہے؟

ج: اس کی کئی صورتیں ہیں۔

(i) اگر پہلا ساکن مدہ ہو تو اسے حذف کر دیں گے جیسے وَقَالَا الْحَمْدُ، فِي
الْأَرْضِ، قَالُوا الْآنَ۔

(ii) اگر پہلا ساکن حرف مدہ نہ ہو تو اسے حرکت کسرہ کی دی جائے گی جیسے اِنْ
ارْتَبْتُمْ۔

(iii) اگر پہلا ساکن میم جمع ہو تو اسے ضمہ دیا جائے گا جیسے عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ۔

(iv) اگر پہلا ساکن واو لین ہو تو اسے بھی ضمہ دیا جائے گا جیسے دَعُوا اللَّهَ۔

(v) اگر پہلا ساکن ميم (حرف جر) کا نون ہو تو اسے فتح دیا جائے گا جیسے مِنْ
اللَّهِ۔

(vi) اگر پہلا ساکن سورۃ ال عمران میں اللہ کی میم ہو تو اسے بھی فتح
دیا جائے یعنی اَللّٰهُ۔

س: بِقَسِّ الْأَسْمِ الْفُسُوفِ (حجرات) میں الاسم کے لام کو کسرہ کیوں دیا گیا؟

ج: اجتماع ساکنین علی غیر مدہ کی وجہ سے کسرہ دیا گیا کیونکہ اصل میں بِقَسِّ
الْأَسْمِ الْفُسُوفِ تھا۔ الْأَسْمِ میں لام سے پہلے والا ہمزہ (لام تعریف کا) اور
لام کے بعد والا ہمزہ (اسم کا) دونوں وصلی ہیں اور ہمزہ وصلی درج کلام میں
حذف کیا جاتا ہے جب یہ دونوں حذف کر دیئے گئے تو اجتماع ساکنین (الاسم
کا لام اور سین) ہوا پہلا ساکن مدہ نہیں اس لیے اسے کسرہ دیا گیا تو بِقَسِّ
الْأَسْمِ الْفُسُوفِ ہو گیا۔

- س: کلمہ مُنَوَّنَہ کسے کہتے ہیں؟
- ج: جس کلمہ کے اخیر حرف پر دو زبر یا دو زیر یا دو پیش ہوئے اسے کلمہ مُنَوَّنَہ کہتے ہیں۔
- س: کلمہ مُنَوَّنَہ کے بعد ہمزہ وصلی ہو اور وہ درج کلام میں حذف ہو جائے تو اجتماع ساکنین علی غیر حدہ (توین اور ہمزہ وصلی کے بعد واا ساکن) کی وجہ سے توین کو کیا حرکت دی جائے گی؟
- ج: توین (کی نون ساکن) کو کسرہ دیا جائے گا جیسے بِزِيْنَةٍ الْكَوَاكِبُ۔
- س: اس چھوٹے نون کو کیا کہتے ہیں؟
- ج: اسے نون قطعی کہتے ہیں۔
- س: اگر کلمہ مُنَوَّنَہ کے اخیر پر وقف کیا جائے تو توین سے ابتداء اور اعادہ درست ہے یا نہ؟
- ج: درست نہیں ہے۔

دوسری فصل

مد کے بیان میں

- س: دوسری فصل میں کیا بیان کیا گیا ہے؟
- ج: مد کا بیان ہے۔
- س: مد کسے کہتے ہیں؟
- ج: مد کا معنی لمبا کرنا اور اصطلاح قراء میں حروف مدہ کے کھینچنے اور لمبا کرنے کو مد کہتے ہیں۔
- س: مد کی کتنی قسمیں ہیں؟
- ج: دو قسمیں ہیں ۱۔ اصلی ۲۔ فرعی
- س: مد اصلی کسے کہتے ہیں؟
- ج: حروف مدہ کے بعد نہ سکون ہو اور نہ ہمزہ ہو جیسے فَاَلٌ، فَاَلٌ، فَاَلٌ۔

- س: مد فرعی کے کہتے ہیں؟
- ج: حروف مدہ کے بعد سکون یا ہمزہ ہو جیسے جَاءَ، الْفَنّ، نَسْتَعِينُ۔
- س: مد فرعی کی کتنی قسمیں (اجمالاً) ہیں؟
- ج: چار قسمیں ہیں (ابتداءً اور تفضیلاً نو قسمیں ہیں) ۱۔ متصل ۲۔ منفصل ۳۔ لازم ۴۔ عارض
- س: مد متصل کسے کہتے ہیں؟
- ج: اگر حرف مدہ کے بعد ہمزہ آئے اور ایک کلمہ میں ہو تو اسے مد متصل کہتے ہیں جیسے جَاءَ، جِيءَ، سَوَاءٌ۔
- س: مد منفصل کسے کہتے ہیں؟
- ج: اگر حرف مدہ کے بعد ہمزہ آئے اور ہمزہ دوسرے کلمہ میں ہو تو اسے مد منفصل کہتے ہیں جیسے مَا أُنْزِلَ، فِي أَنْفُسِكُمْ، قُلُوا آمَنَّا۔
- س: مد عارض کسے کہتے ہیں؟
- ج: اگر حرف مدہ کے بعد سکون و قحی ہو تو اسے مد عارض کہتے ہیں جیسے تَكْذِبَانِ، تَعْلَمُونَ، رَحِيمٌ۔
- س: مد عارض و قحی میں طول تو وسط قصر جائز ہیں یا نہ؟
- ج: جائز ہیں۔
- س: مد لازم کسے کہتے ہیں؟
- ج: اگر حرف مدہ کے بعد ایسا سکون ہو کہ کسی حالت میں حرف مدہ سے جدا نہ ہو سکے اس کو مد لازم کہتے ہیں جیسے الْفَنّ، الَمْ۔
- س: مد لازم کی کتنی قسمیں ہیں؟
- ج: چار قسمیں ہیں ۱۔ مد لازم کلمی مخفف ۲۔ مد لازم کلمی مشغل ۳۔ مد لازم حرفی مخفف ۴۔ مد لازم حرفی مشغل
- س: مد لازم کی یہ چار قسمیں کیسے ہوں گی؟
- ج: اس واسطے کہ اگر حرف مدہ حروف مقطعات میں ہو تو حرفی کہتے ہیں ورنہ کلمی

کہیں گے پھر ہر ایک کلمہ اور حرفی دو قسم ہے مشغل اور مخفف۔

س: مد لازم کلمہ مخفف کسے کہتے ہیں؟
ج: اگر حرف مدہ کے بعد کلمہ میں سکون لازمی ہو تو اسے مد لازم کلمہ مخفف کہتے ہیں جیسے النَّفْس۔

س: مد لازم کلمہ مشغل کسے کہتے ہیں؟
ج: اگر حرف مدہ کے بعد کلمہ میں مشدود حرف ہو تو اسے مد لازم کلمہ مشغل کہتے ہیں جیسے ذَاتَةُ۔

س: مد لازم حرفی مخفف کسے کہتے ہیں؟
ج: اگر حروف مقطعات میں حرف مدہ کے بعد محض سکون ہو تو اسے مد لازم حرفی مخفف کہتے ہیں جیسے حَمْ، الْقَمْز (کے میم پر)۔

س: مد لازم حرفی مشغل کسے کہتے ہیں؟
ج: اگر حروف مقطعات میں حرف مدہ کے بعد مشدود حرف ہو تو اسے مد لازم حرفی مشغل کہتے ہیں جیسے الْقَمْز (کے لام پر)۔

س: مد لین (عارض) کسے کہتے ہیں؟
ج: حرف لین (واو ساکن یا ساکن ماقبل مفتوح) کے بعد ساکن حرف ہو تو اسے مد لین (عارض) کہتے ہیں جیسے خَوْف، صَيْف۔

س: مد لین (عارض) میں طول توسط قصر جائز ہیں یا نہ؟
ج: تینوں جائز ہیں۔

س: عین مریم اور عین شوریٰ میں کوئی مد ہے؟
ج: مد لازم لین۔

س: مد لازم لین کی تعریف کیا ہے؟
ج: اگر حروف مقطعات میں حرف لین کے بعد سکون لازمی ہو تو اسے مد لازم لین کہتے ہیں جیسے كَهْنَعَصْ، عَسَقْ (کی عین پر)۔

س: مد لازم لین میں طول توسط قصر جائز ہیں یا نہ؟

- ج: قصر نہایت ضعیف ہے اور طول افضل اور اولیٰ ہے اور توسط جائز ہے۔
- س: اَلَمْ اللّٰهُ (ال عمران) کے میم پر وصلاً طول توسط قصر جائز ہے یا نہ؟
- ج: طول اور قصر دونوں جائز ہیں توسط جائز نہیں کیونکہ مد لازم میں طول ہوتا ہے اور قصر کو جو جائز کہا گیا وہ موجودہ حالت کا لحاظ کر کے کہا گیا ہے (اجتماع سائنین کی وجہ سے میم پر فتح آ گیا اور مد اصلی کا حکم لگا دیا گیا)
- س: حرف مدہ جب موقوف ہو تو کس بات کا خیال رکھنا چاہئے؟
- ج: حرف مدہ ایک الف سے زیادہ نہ ہو جائے دوسرے یہ کہ حرف مدہ کے بعد ہاء یا ہمزہ زائد نہ ہو جائے جیسے قَالُوا، فِی، مَا۔

تیسری فصل

مقدار اور اوجہ مد کے بیان میں

- س: تیسری فصل میں کیا بیان کیا گیا ہے؟
- ج: مقدار اور اوجہ مد کا بیان ہے۔
- س: مقدار کسے کہتے ہیں؟
- ج: حروف مدہ کی لمبائی کے اندازہ کو مقدار مد کہتے ہیں جیسے ایک الف، دو الف، تین الف۔
- س: اوجہ مد کسے کہتے ہیں؟
- ج: اوجہ جمع ہے وجہ کی اور مراد اس سے مقدار مد کے نام ہیں جیسے طول توسط اور قصر ان کو اوجہ مد کہتے ہیں۔
- س: مد عارض (وقفی) اور مد لین عارض میں کتنی وجوہ ہیں؟
- ج: تین وجوہ ہیں ۱۔ طول ۲۔ توسط ۳۔ قصر
- س: ان دونوں مدوں کی وجوہ میں کیا فرق ہے؟
- ج: مد عارض وقفی میں طول اولیٰ ہے اس کے بعد توسط اور اس کے بعد قصر کا مرتبہ ہے بخلاف مد لین عارض کے کہ اس میں پہلا مرتبہ قصر کا ہے اس کے بعد توسط۔

کا اس کے بعد طول کا۔

س: طول کی مقدار کیا ہے؟

ج: ایک قول میں طول کی مقدار تین الف ہے اور دوسرے قول میں پانچ الف ہے۔

س: توسط کی مقدار کیا ہے؟

ج: ایک قول میں توسط کی مقدار دو الف ہے اور دوسرے قول میں تین الف ہے۔

س: قصر کی مقدار کیا ہے؟

ج: قصر کی مقدار دونوں قولوں میں ایک ہی الف ہے۔

س: مد لازم کی چاروں قسموں میں طول علی التساوی (برابر) ہو گا یا اس میں کمی بیشی ہو گی؟

ج: جمہور کے نزدیک علی التساوی ہو گا بعض کے نزدیک مشغل میں زیادہ مد ہے اور بعض کے نزدیک مخفف میں زیادہ مد ہے۔

س: حرف موقوف علیہ مفتوح سے پہلے جب حرف مدہ یا حرف لین ہو تو وقف میں کتنی وجوہ ہوں گی؟

ج: تین وجوہ ہوں گی (کیونکہ یہاں صرف وقف بالا سکان ہوتا ہے) جیسے
الْعَلَمِينَ، لَاضِيْرَ ۱۔ طول مع ال سکان ۲۔ توسط مع ال سکان ۳۔ قصر مع
ال سکان۔

س: ان تینوں میں سے کتنی جائز ہیں؟

ج: تینوں جائز ہیں۔

س: اگر حرف موقوف علیہ مکسور سے پہلے حرف مدہ یا حرف لین ہو تو عقلی وجوہ کتنی نکلتی ہیں؟

ج: چھ وجوہ نکلتی ہیں (کیونکہ یہاں وقف بالا سکان اور وقف بالروم ہوتا ہے اور تین وجوہ وقف بالا سکان کی اور تین وجوہ وقف بالروم کی ہوتی ہیں) جیسے الرَّحِيمِ

۱۔ طول مع الاسکان	۲۔ توسط مع الاسکان	۳۔ قصر مع الاسکان
۴۔ طول مع الروم	۵۔ توسط مع الروم	۶۔ قصر مع الروم

س: ان چھ میں سے کتنی وجوہ جائز و ناجائز ہیں؟
ج: چار وجوہ جائز ہیں (طول توسط قصر مع الاسکان، قصر مع الروم) اور دو وجہیں (طول مع الروم، توسط مع الروم) غیر جائز ہیں۔

س: یہ دو وجہیں کیوں غیر جائز ہیں؟
ج: اس لیے کہ مد (فرعی) کے واسطے حرف مد کے بعد سکون چاہئے اور روم کی حالت میں سکون نہیں ہوتا بلکہ حرف متحرک ہوتا ہے۔

س: اگر حرف موقوف مضموم سے پہلے حرف مد یا حرف لین ہو تو وقف میں کتنی وجوہ ہوں گی؟

ج: عقی وجوہ نو نکلتی ہیں (کیونکہ یہاں تین طرح وقف ہوتا ہے وقف بالاسکان، وقف بالروم اور وقف بالاشام اور ہر ایک وقف کی تین تین وجوہ نکلتی ہیں) جیسے
نَسْتَعِينُ۔

۱۔ طول مع الاسکان	۲۔ توسط مع الاسکان	۳۔ قصر مع الاسکان
۴۔ طول مع الاشام	۵۔ توسط مع الاشام	۶۔ قصر مع الاشام
۷۔ طول مع الروم	۸۔ توسط مع الروم	۹۔ قصر مع الروم

س: ان نو وجوہ میں کتنی وجوہ جائز و ناجائز ہیں؟
ج: سات وجوہ جائز ہیں (طول توسط قصر مع الاسکان، طول توسط قصر مع الاشام، قصر مع الروم) اور دو وجہیں غیر جائز ہیں (طول مع الروم توسط مع الروم)

س: یہ دو وجہیں کیوں غیر جائز ہیں؟
ج: اس لیے کہ مد (فرعی) کے لیے حرف مد کے بعد سکون چاہئے اور روم کی حالت میں سکون نہیں ہوتا بلکہ حرف متحرک ہوتا ہے۔

س: جب مد عارض قفى یا مد لین عارض کئی جگہ ہوں تو کس بات کا خیال رکھنا چاہئے؟
ج: تساوی اور توافق کا خیال رکھنا چاہئے۔

- س: یہ تساوی و توافق کیسے ہوگا؟
- ج: اگر ایک جگہ مد عارض میں طول کیا ہے تو دوسری جگہ بھی طول کیا جائے اگر تو وسط کیا ہے تو دوسری جگہ بھی تو وسط کرنا چاہئے اور اگر قصر کیا ہے تو دوسری جگہ بھی قصر کرنا چاہئے۔ ایسا ہی مد لین بھی جب کئی جگہ ہوں تو توافق ہونا چاہئے۔
- س: یہ تساوی و توافق صرف اوجہ مد میں ہوگا یا مقدار مد میں بھی ہوگا؟
- ج: جیسے اوجہ مد میں تساوی اور توافق ہونا چاہئے ایسے ہی مقدار مد طول و تو وسط میں بھی تساوی اور توافق ہونا چاہئے۔
- س: اَعُوذُ اور بِسْمَلہ سے رَبِّ الْعَلَمِیْنَ تک فصل کل کی حالت میں ضربی عقلی وجہیں نکلتی نکلتی ہیں؟
- ج: اڑتا لیس وجہیں نکلتی ہیں۔
- س: یہ اڑتا لیس وجہیں کیسے نکلیں گی؟
- ج: اس طرح کہ رحیم کے اوجہ ثلاثہ مع الاسکان (طول تو وسط قصر مع الاسکان) اور قصر مع الروم کو رحیم کے مد و ثلاثہ (طول تو وسط قصر مع الاسکان) اور قصر مع الروم میں ضرب دینے سے سولہ وجہیں ہوتی ہیں پھر ان سولہ کو الْعَلَمِیْنَ کے اوجہ ثلاثہ (طول تو وسط قصر مع الاسکان) میں ضرب دینے سے اڑتا لیس وجہیں ہوتی ہیں۔
- س: کیا ان اڑتا لیس وجہ کو نقشہ کے ذریعہ سمجھا جاسکتا ہے؟
- ج: جی ہاں! اور وہ نقشہ یہ ہے۔

۱۔ الرحیم کی چار (جائز) وجہ
۱۔ طول مع الاسکان
۲۔ تو وسط مع الاسکان
۳۔ قصر مع الاسکان
۴۔ قصر مع الروم

۲۔	الرحیم کی چار (جائز) وجوہ
	۱۔ طول مع الاسکان
	۲۔ توسط مع الاسکان
	۳۔ قصر مع الاسکان
	۴۔ قصر مع الروم

۳۔ الرحیم کی چار وجوہ کو الرحیم کی چار وجوہ سے ضرب دینے سے عقلی ضربی وجوہ سولہ ہوتی ہیں۔

نمبر شمار	الرحیم	الرحیم
۱	طول مع الاسکان	طول مع الاسکان
۲	" "	توسط مع الاسکان
۳	" "	قصر مع الاسکان
۴	" "	قصر مع الروم
۵	توسط مع الاسکان	طول مع الاسکان
۶	" "	توسط مع الاسکان
۷	" "	قصر مع الاسکان
۸	" "	قصر مع الروم
۹	قصر مع الاسکان	طول مع الاسکان
۱۰	" "	توسط مع الاسکان
۱۱	" "	قصر مع الاسکان
۱۲	" "	قصر مع الروم
۱۳	قصر مع الروم	طول مع الاسکان
۱۴	" "	توسط مع الاسکان

۱۵	" "	قصر مع الاسکان
۱۶	" "	قصر مع الروم

پھر ان سوا کو اعلیٰ کی تین وجوہ سے ضرب دینے سے اڑتا لیس و چہیں نکلتی ہیں۔

نمبر شمار	الرحیم	الرحیم	العلمین	جائز نا جائز مختلف فیہ
۱	طول مع الاسکان	طول مع الاسکان	طول مع الاسکان	جائز
۲	" "	توسط مع الاسکان	" "	نا جائز
۳	" "	قصر مع الاسکان	" "	"
۴	" "	قصر مع الروم	" "	"
۵	توسط مع الاسکان	طول مع الاسکان	" "	"
۶	" "	توسط مع الاسکان	" "	"
۷	" "	قصر مع الاسکان	" "	"
۸	" "	قصر مع الروم	" "	"
۹	قصر مع الاسکان	طول مع الاسکان	" "	"
۱۰	" "	توسط مع الاسکان	" "	"
۱۱	" "	قصر مع الاسکان	" "	"
۱۲	" "	قصر مع الروم	" "	"
۱۳	قصر مع الروم	طول مع الاسکان	" "	"
۱۴	" "	توسط مع الاسکان	" "	"

۱۵	" "	قصر مع الاسكان	" "	" "
۱۶	" "	قصر مع الروم	" "	مختلف فيه
۱۷	طول مع الاسكان	طول مع الاسكان	توسط مع الاسكان	ناجائز
۱۸	" "	توسط مع الاسكان	" "	" "
۱۹	" "	قصر مع الاسكان	" "	" "
۲۰	" "	قصر مع الروم	" "	" "
۲۱	توسط مع الاسكان	طول مع الاسكان	" "	" "
۲۲	" "	توسط مع الاسكان	" "	جائز
۲۳	" "	قصر مع الاسكان	" "	ناجائز
۲۴	" "	قصر مع الروم	" "	" "
۲۵	قصر مع الاسكان	طول مع الاسكان	" "	" "
۲۶	" "	توسط مع الاسكان	" "	" "
۲۷	" "	قصر مع الاسكان	" "	" "
۲۸	" "	قصر مع الروم	" "	" "
۲۹	قصر مع الروم	طول مع الاسكان	" "	" "
۳۰	" "	توسط مع الاسكان	" "	" "
۳۱	" "	قصر مع الاسكان	" "	" "
۳۲	" "	قصر مع الروم	" "	مختلف فيه
۳۳	طول مع الاسكان	طول مع الاسكان	قصر مع الاسكان	ناجائز
۳۴	" "	توسط مع الاسكان	" "	" "
۳۵	" "	قصر مع الاسكان	" "	" "

۳۶	" "	قصر مع الروم	" "
۳۷	توسط مع الاسكان	طول مع الاسكان	" "
۳۸	" "	توسط مع الاسكان	" "
۳۹	" "	قصر مع الاسكان	" "
۴۰	" "	قصر مع الروم	" "
۴۱	قصر مع الاسكان	طول مع الاسكان	" "
۴۲	" "	توسط مع الاسكان	" "
۴۳	" "	قصر مع الاسكان	جائز
۴۴	" "	قصر مع الروم	ناجائز
۴۵	قصر مع الروم	طول مع الاسكان	" "
۴۶	" "	توسط مع الاسكان	" "
۴۷	" "	قصر مع الاسكان	" "
۴۸	" "	قصر مع الروم	جائز

نوٹ: جائز، ناجائز اور مختلف فیہ کی یہ تقسیم صاحب فوائد مکیہ کے قول پر ہے ورنہ بعض دیگر قراء نے اس تقسیم سے اختلاف بھی کیا ہے ملاحظہ ہو ”تفہیل القواعد“ مصنفہ حضرت قاری فتح محمد پانی پٹی، ”توضیحات مرضیہ“ شرح فوائد مکیہ مولفہ حضرت قاری محمد شریف صاحب۔

- س: فصل اول وصل ثانی کی صورت میں عقلی وجہیں کتنی نکلتی ہیں؟
- ج: بارہ وجہیں نکلتی ہیں اس طرح پر کہ رحیم کے مددہ ثلاثہ (طول توسط قصر مع الاسكان) اور قصر مع الروم کو العلمین کے اوجہ ثلاثہ (طول توسط قصر مع الاسكان) میں ضرب دینے سے بارہ وجہیں ہوتی ہیں۔
- س: کیا ان بارہ وجوہ کو نقشہ سے سمجھا جاسکتا ہے؟
- ج: جی ہاں! نقشہ یہ ہے۔

نمبر شمار	الرحیم	العلمین	جائز، ناجائز، مختلف فیہ
۱	طول مع الاسکان	طول مع الاسکان	جائز
۲	توسط مع الاسکان	" "	ناجائز
۳	قصر مع الاسکان	" "	"
۴	قصر مع الروم	" "	مختلف فیہ
۵	طول مع الاسکان	توسط مع الاسکان	ناجائز
۶	توسط مع الاسکان	" "	جائز
۷	قصر مع الاسکان	" "	ناجائز
۸	قصر مع الروم	" "	مختلف فیہ
۹	طول مع الاسکان	قصر مع الاسکان	ناجائز
۱۰	توسط مع الاسکان	" "	"
۱۱	قصر مع الاسکان	" "	جائز
۱۲	قصر مع الروم	" "	"

س: ان بارہ وجہوں میں سے کتنی جائز، ناجائز اور مختلف فیہ ہیں؟

ج: چار بالاتفاق جائز، دو مختلف فیہ اور باقی چھ ناجائز ہیں۔

س: وصل اول فصل ثانی میں کتنی وجہیں نکلتی ہیں؟

ج: بارہ وجہیں نکلتی ہیں اس طرح پر کہ الرحیم کے مدود ثلاثہ (طول توسط قصر مع

الاسکان) اور قصر مع الروم کو العلمین کے مدود ثلاثہ (طول توسط قصر مع

الاسکان) میں ضرب دینے سے بارہ وجہیں ہوتی ہیں۔

س: کیا ان بارہ وجوہ کو نقشہ سے سمجھا جاسکتا ہے؟

ج: جی ہاں! اور نقشہ یہ ہے۔

نمبر شمار	الرحیم	العلمین	جائز، ناجائز، مختلف فیہ
۱	طول مع الاسکان	طول مع الاسکان	جائز
۲	توسط مع الاسکان	" "	ناجائز
۳	قصر مع الاسکان	" "	" "
۴	قصر مع الروم	" "	مختلف فیہ
۵	طول مع الاسکان	توسط مع الاسکان	ناجائز
۶	توسط مع الاسکان	" "	جائز
۷	قصر مع الاسکان	" "	ناجائز
۸	قصر مع الروم	" "	مختلف فیہ
۹	طول مع الاسکان	قصر مع الاسکان	ناجائز
۱۰	توسط مع الاسکان	" "	"
۱۱	قصر مع الاسکان	" "	جائز
۱۲	قصر مع الروم	" "	"

س: ان بارہ وجوہ میں سے کتنی جائز، ناجائز اور مختلف فیہ ہیں؟

ج: چار بالاتفاق جائز، دو مختلف فیہ اور باقی چھ ناجائز ہیں۔

س: وصل کل کی حالت میں کتنی وجہیں نکلتی ہیں؟

ج: تین وجہیں نکلتی ہیں یعنی طول توسط قصر مع الاسکان

س: کیا ان تین وجوہ کو نقشہ سے سمجھا جاسکتا ہے؟

ج: جی ہاں! اور نقشہ یہ ہے۔

نمبر شمار	العلمین	جائز، ناجائز، مختلف فیہ
۱	طول مع الاسکان	جائز

جائز	توسط مع الاسکان	۲
جائز	قصر مع الاسکان	۳

س: ان تین وجوہ میں سے کتنی جائز، ناجائز اور مختلف فیہ ہیں؟

ج: تینوں جائز ہیں۔

س: فصل کل، فصل اول وصل ثانی، وصل اول فصل ثانی اور وصل کل میں کل کتنی

وجوہ نکلتی ہیں؟

ج: کل وجوہ پچھتر نکلتی ہیں۔

س: ان پچھتر وجوہ میں سے کتنی جائز، ناجائز اور مختلف فیہ ہیں؟

ج: پندرہ بالاتفاق جائز، چھ مختلف فیہ اور باقی چون (۵۳) ناجائز ہیں۔

نوٹ: یاد رہے یہ قول فوائد مکبہ کے مولف کا ہے جیسا کہ پہلے گذر چکا ہے۔

س: اگر الرَّحْمَنُ الرَّحِيمُ پر وقف کریں تو فصل کل کی حالت میں کتنی وجوہ نکلتی ہیں؟

ج: ایک سو بانوے (۱۹۲) وجوہ نکلتی ہیں۔

س: اگر مَلِكِ يَوْمِ الدِّينِ پر وقف کریں تو فصل کل کی حالت میں کتنی وجوہ نکلتی ہیں؟

ج: سات سو اڑسٹھ (۷۶۸) وجوہ نکلتی ہیں۔

س: اگر نَسْتَعِينُ پر وقف کریں تو فصل کل کی حالت میں کتنی وجوہ نکلتی ہیں؟

ج: پانچ ہزار تین سو چھتر (۵۳۷۶) وجوہ نکلتی ہیں۔

س: وجہ صحیح نکالنے کا طریقہ کیا ہے؟

ج: وجہ صحیح نکالنے کا طریقہ یہ ہے کہ جس وجہ میں ضعیف کو قوی پر ترجیح ہو جائے یا

مساوات نہ رہے یا اقوال مختلفہ میں خلط ہو جائے تو یہ وجہ غیر صحیح ہوگی۔

اور اگر قوی کو ضعیف پر ترجیح ہو اور مساوات رہے اور اقوال مختلفہ میں خلط نہ ہو تو

یہ وجہ صحیح ہوگی۔

س: جب عارض (قہی) اور مدلین عارض ہوں تو عقلی وجہیں کتنی نکلتی ہیں؟

ج: عقلی وجہیں نو نکلتی ہیں۔

س: اگر مد عارض مقدم ہو مدلین عارض پر تو کتنی وجوہ جائز و ناجائز ہوں گی؟

ج: چھ وجہیں (طول مع الطول، طول مع التوسط، طول مع القصر، توسط مع التوسط، توسط مع القصر، قصر مع القصر) جائز اور تین وجہیں (توسط مع الطول، قصر مع التوسط، قصر مع الطول) غیر جائز ہیں۔

س: یہ تین وجوہ غیر جائز کیوں ہیں؟

ج: یہ وجہیں غیر جائز اس وجہ ہیں کہ حروف مدہ میں مد اصل اور قوی ہے اور حرف لین میں جو مد ہوتا ہے وہ تشبیہ کی وجہ سے ہوتا ہے اس وجہ سے حرف لین میں مد ضعیف ہے اور ان تین صورتوں میں ضعیف کو قوی پر ترجیح ہوتی ہے اور یہ غیر جائز ہے۔

س: حروف مد اور حروف لین میں وجہ تشبیہ کیا ہے؟

ج: ساکن و لطیف ہونا وجہ تشبیہ ہے۔ یعنی دونوں ساکن ہوتے ہیں اور دونوں کو نرمی و لطافت سے ادا کیا جاتا ہے۔

س: کیا ان وجوہ کو نقشہ سے سمجھا جاسکتا ہے؟

ج: جی ہاں! اور نقشہ یہ ہے۔

نمبر شمار	مد عارض وقتی (مِنْ جُوعٍ)	مد عارض لین (مِنْ خَوْفٍ)	جائز، ناجائز
۱	طول مع الاسكان	طول مع الاسكان	جائز
۲	توسط مع الاسكان	" "	ناجائز
۳	قصر مع الاسكان	" "	"
۴	طول مع الاسكان	توسط مع الاسكان	جائز
۵	توسط مع الاسكان	" "	"
۶	قصر مع الاسكان	" "	ناجائز
۷	طول مع الاسكان	قصر مع الاسكان	جائز

۸	توسط مع الاسكان	" "	"
۹	قصر مع الاسكان	" "	"

س: اگر مد عارض لین مقدم ہو مد عارض وقفی پر تو کتنی وجوہ نکلتی ہیں؟

ج: نو وجہیں نکلتی ہیں۔

س: ان نو میں سے کتنی جائز و ناجائز ہیں؟

ج: چھ وجہیں (قصر مع المقصر، قصر مع التوسط، قصر مع الطول، توسط مع الطول، توسط مع التوسط، طول مع الطول) جائز اور تین وجہیں (طول مع التوسط، طول مع المقصر، توسط مع المقصر) غیر جائز ہیں۔

س: یہ تین وجہیں کیوں غیر جائز ہیں؟

ج: یہ وجہیں غیر جائز اس وجہ سے ہیں کہ حروف مدہ میں مد اصل اور قوی ہے اور

حرف لین میں جو مد ہوتا ہے وہ تشبیہ کی وجہ سے ہوتا ہے اس وجہ سے حرف لین

میں مد ضعیف ہے اور ان صورتوں میں ضعیف کو قوی پر ترجیح ہوتی ہے اور یہ غیر

جائز ہے۔

س: کیا ان وجوہ کو نقشہ سے سمجھا جاسکتا ہے؟

ج: جی ہاں! اور نقشہ یہ ہے۔

نمبر شمار	مد عارض لین (لَا رَيْبَ)	مد عارض وقفی (لِلْمُتَّقِينَ)	جائز، ناجائز
۱	قصر مع الاسكان	طول مع الاسكان	جائز
۲	توسط مع الاسكان	" "	"
۳	طول مع الاسكان	" "	"
۴	قصر مع الاسكان	توسط مع الاسكان	"
۵	توسط مع الاسكان	" "	"

۶	طول مع الاسكان	" "	ناجائز
۷	قصر مع الاسكان	قصر مع الاسكان	جائز
۸	توسط مع الاسكان	" "	ناجائز
۹	طول مع الاسكان	" "	"

س: متصل و منفصل کی مقدار میں کتنے اقوال ہیں؟
 ج: کئی اقوال ہیں دو الف، ڈھائی الف، چار الف اور منفصل میں قصر (ایک الف) بھی جائز ہے۔ (بطریق طیبہ)۔

نمبر شمار	متصل	جائز و ناجائز	منفصل	جائز و ناجائز
۱	ایک الف	ناجائز	ایک الف	جائز
۲	دو الف	جائز	دو الف	"
۳	ڈھائی الف	جائز	ڈھائی الف	"
۴	چار الف	جائز	چار الف	"

س: ان اقوال میں سے کس پر عمل کرنا چاہئے؟
 ج: جس پر جی چاہے عمل کیا جائے درست ہے مگر اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ جس قول کو پہلی جگہ لیا ہے وہی قول دوسری تیسری جگہ لیا جائے تاکہ مساوات رہے۔

س: وَالسَّمَاءَ بَنَاءً میں اگر اقوال کو ضرب دیا جائے تو کتنی وجہیں نکلتی ہیں؟
 ج: نو وجہیں نکلتی ہیں۔

س: ان نو میں سے کتنی وجوہ جائز اور کتنی ناجائز ہیں؟
 ج: تین وجہیں (دو الف مع دو الف، ڈھائی الف مع ڈھائی الف، چار الف مع چار الف) جائز ہیں اور چھ وجہیں (دو الف مع ڈھائی الف، دو الف مع چار الف، ڈھائی الف مع دو الف، ڈھائی الف مع چار الف، چار الف مع دو الف، چار الف مع ڈھائی الف) ناجائز ہیں۔

- س: یہ چھ وجہیں کیوں ناجائز ہیں؟
 ج: اس لیے کہ ان میں مساوات نہیں ہے۔
 س: کیا ان وجوہ کو نقشے سے سمجھا جاسکتا ہے؟
 ج: جی ہاں! اور نقشہ یہ ہے۔

نمبر شمار	وَالسَّمَاءَ	بِنَاءَ	جائز و ناجائز
۱	دو الف	دو الف	جائز
۲	ڈھائی الف	"	ناجائز
۳	چار الف	"	"
۴	دو الف	ڈھائی الف	"
۵	ڈھائی الف	"	جائز
۶	چار الف	"	ناجائز
۷	دو الف	چار الف	"
۸	ڈھائی الف	"	"
۹	چار الف	"	جائز

- س: جب مد منفصل کئی جگہ جمع ہوں تو کس بات کا خیال رکھنا چاہئے؟
 ج: مساوات رہے اور اقوال مختلفہ میں خلط نہ ہو۔
 س: لَا تَوَاضَعُوا لِنَبِيِّنَا أَوْ فِي ضَرْبٍ دِينَ سَ كَتَنِي وَجْهِي تَكْتِي هِيں؟
 ج: سولہ وجہیں نکلتی ہیں۔
 س: ان سولہ میں سے کتنی وجہیں جائز و ناجائز ہیں؟
 ج: چار وجہیں (ایک الف مع ایک الف، دو الف مع دو الف، ڈھائی الف مع ڈھائی الف، چار الف مع چار الف) جائز ہیں اور بارہ وجہیں (ایک الف مع دو الف، ایک الف مع ڈھائی الف، ایک الف مع چار الف، دو الف مع دو الف، دو الف مع ڈھائی الف، دو الف مع چار الف، ڈھائی الف مع دو الف، ڈھائی الف مع ڈھائی الف، ڈھائی الف مع چار الف، چار الف مع دو الف، چار الف مع ڈھائی الف، چار الف مع چار الف) ناجائز ہیں۔

الف، ڈھائی الف مع دو الف، ڈھائی الف مع چار الف، چار الف مع ایک الف، چار الف مع دو الف، چار الف مع ڈھائی الف) ناجائز ہیں۔

س: یہ بارہ وہمیں کیوں ناجائز ہیں؟

ج: اس لیے کہ ان میں مساوات نہیں ہے۔

س: کیا ان سولہ وجوہ کو نقشہ سے سمجھا جاسکتا ہے؟

ج: جی ہاں! اور نقشہ یہ ہے۔

نمبر شمار	لَا تُؤْخِذْنَا اِنْ	نَسِينَا اَوْ	جائز و ناجائز
۱	ایک الف	ایک الف	جائز
۲	دو الف	" "	ناجائز
۳	ڈھائی الف	" "	"
۴	چار الف	" "	"
۵	ایک الف	دو الف	"
۶	دو الف	" "	جائز
۷	ڈھائی الف	" "	ناجائز
۸	چار الف	" "	"
۹	ایک الف	ڈھائی الف	"
۱۰	دو الف	" "	"
۱۱	ڈھائی الف	" "	جائز
۱۲	چار الف	" "	ناجائز
۱۳	ایک الف	چار الف	"
۱۴	دو الف	" "	"
۱۵	ڈھائی الف	" "	"

۱۶	چار الف	" "	جائز
----	---------	-----	------

س: جب م منفصل اور متصل جمع ہوں اور منفصل مقدم ہو تو کتنی وجوہ نکلتی ہیں؟

ج: بارہ وجہیں نکلتی ہیں۔

س: ان بارہ وجوہ میں سے کتنی جائز و ناجائز ہیں؟

ج: نو وجہیں (ایک الف مع دو الف، دو الف مع دو الف، ایک الف مع ڈھائی الف، دو الف مع ڈھائی الف، ڈھائی الف مع ڈھائی الف، ایک الف مع چار الف، دو الف مع چار الف، ڈھائی الف مع چار الف، چار الف مع چار الف)

جائز ہیں اور تین وجہیں (ڈھائی الف مع دو الف، چار الف مع دو الف، چار الف مع ڈھائی الف) ناجائز ہیں۔

س: یہ تین وجہیں کیوں ناجائز ہیں؟

ج: متصل، منفصل سے اقویٰ ہے اور ترجیح ضعیف کی قویٰ پر غیر جائز ہے۔

س: کیا ان بارہ وجوہ کو نقشہ سے سمجھا جاسکتا ہے؟

ج: جی ہاں! نقشہ یہ ہے۔

نمبر شمار	منفصل	هَؤُاْ لَاِ متصل	جائز و ناجائز
۱	ایک الف	دو الف	جائز
۲	دو الف	" "	"
۳	ڈھائی الف	" "	ناجائز
۴	چار الف	" "	"
۵	ایک الف	ڈھائی الف	جائز
۶	دو الف	" "	"
۷	ڈھائی الف	" "	"
۸	چار الف	" "	ناجائز
۹	ایک الف	چار الف	جائز

۱۰	دو الف	" "	"
۱۱	ڈھائی الف	" "	"
۱۲	چار الف	" "	"

س: جب متصل اور منفصل جمع ہوں اور متصل مقدم ہو تو کتنی وجوہ نکلتی ہیں؟

ج: بارہ وجہیں نکلتی ہیں۔

س: ان بارہ وجوہ میں سے کتنی جائز و ناجائز ہیں؟

ج: نو وجہیں (دو الف مع ایک الف، ڈھائی الف مع ایک الف، چار الف مع ایک

الف، دو الف مع ایک الف، ڈھائی الف مع دو الف، چار الف مع دو الف،

ڈھائی الف مع ڈھائی الف، چار الف مع ڈھائی الف، چار الف مع چار

الف) جائز ہیں اور تین وجہیں (دو الف مع ڈھائی الف، دو الف مع چار

الف، ڈھائی الف مع چار الف) ناجائز ہیں۔

س: یہ تین وجہیں کیوں ناجائز ہیں؟

ج: متصل، منفصل سے اقویٰ ہے اور ترجیح ضعیف کی قویٰ پر غیر جائز ہے۔

س: کیا ان بارہ وجوہ کو نقشہ سے سمجھا جاسکتا ہے؟

ج: جی ہاں! نقشہ یہ ہے۔

نمبر شمار	متصل	جاء	وَاٰبَاہُمْ	منفصل	جائز و ناجائز
۱	دو الف		ایک الف (قصر)		جائز
۲	ڈھائی الف		" "		"
۳	چار الف		" "		"
۴	دو الف		دو الف		"
۵	ڈھائی الف		" "		"
۶	چار الف		" "		"
۷	دو الف		ڈھائی الف		ناجائز

جائز	" "	ڈھائی الف	۸
"	" "	چار الف	۹
نا جائز	چار الف	دو الف	۱۰
"	" "	ڈھائی الف	۱۱
جائز	" "	چار الف	۱۲

س: جب متصل اور منفصل کئی جمع ہوں تو وجہ صحیح اور غیر صحیح کیسے نکالی جائے؟

ج: جن وجوہ میں مساوات ہو اور قوی کو ضعیف پر ترجیح ہو تو وہ وجہیں جائز ہیں اور اگر مساوات نہ رہی یا ضعیف کو قوی پر ترجیح دے دی گئی تو وہ وجہ نا جائز ہوگی۔

س: جب متصل کا ہمزہ اخیر کلمہ میں واقع ہو اور اس پر وقف اسکان یا اشام کے ساتھ کیا جائے جیسے یَشَاءُ، فُرُوْءُ، نَسِیْءُ، (یعنی مد متصل و مد عارض وقتی یکجا ہو جائیں) تو اس میں طول توسط قصر جائز ہوں گے یا نہ؟

ج: توسط، طول جائز ہیں اور قصر نا جائز ہے۔

س: قصر کیوں نا جائز ہے؟

ج: اس واسطے کہ اس صورت میں سبب اصلی (ہمزہ) کا الغاء اور سبب عارضی (سکون) کا اعتبار لازم آتا ہے اور یہ غیر جائز ہے۔

س: توسط سے مد متصل کا توسط مراد ہے یا مد عارضی وقتی کا؟

ج: مد متصل کا توسط مراد ہے نہ کہ مد عارضی وقتی کا کیونکہ متصل قوی ہے اور مد عارضی وقتی ضعیف ہے (یہ صرف قاری کے ذہن میں ہو گا ورنہ اس بات کی کوئی علامت نہیں کہ یہ متصل کا توسط ہے یا عارضی وقتی کا)

س: طول کو کیوں جائز قرار دیا گیا حالانکہ مد متصل میں توسط ہوتا ہے؟

ج: اس لیے کہ مد کے دونوں سبب (ہمزہ اور سکون) ایک جگہ جمع ہو گئے جس کی وجہ سے سبب زیادہ قوی ہو گیا اس لیے طول کو جائز قرار دیا گیا بلکہ افضل اور اولیٰ کہا گیا۔

س: جہاں مد متصل اور عارضی وقتی جمع ہوں اور وقف بالروم کیا جائے تو طول توسط

- قصر تینوں جائز ہیں یا نہ؟
ج: صرف توسط جائز ہوگا۔
- س: طول اور قصر کیوں ناجائز ہیں؟
ج: قصر تو اس لیے ناجائز ہے کہ سبب اصلی کا الغاء اور سبب عارضی کا اعتبار لازم آتا ہے اور یہ غیر جائز ہے اور طول اس لیے ناجائز ہے کہ وقف بالاسکان کی طرح یہاں دو سبب جمع نہیں ہوتے اس لیے مد متصل کی اصلی مقدار (توسط) سے بڑھانا جائز نہیں ورنہ ضعیف (عارض) کو قوی (متصل) پر ترجیح لازم آئے گی۔
- س: اس فصل میں بیان کی گئی تمام وجہ مد کا ہر جگہ پڑھنا کیسا ہے؟
ج: معیوب ہے اس قسم کی وجہوں میں سے ایک وجہ کا پڑھنا کافی ہے البتہ افادہ کے لحاظ سے سب وجہوں کا ایک جگہ جمع کر لینا معیوب نہیں۔
- س: اس فصل میں جن وجہ کو غیر جائز اور غیر صحیح کہا گیا اس سے کیا مراد ہے؟
ج: اس سے مراد غیر اولیٰ ہے یعنی بہتر نہیں قاری ماہر کے لیے معیوب ہے۔
- س: اختلاف مرتب کسے کہتے ہیں؟
ج: ایک لفظ کا اختلاف دوسرے پر موقوف ہو تو اسے اختلاف مرتب کہتے ہیں۔
- س: اختلاف مرتب کی کوئی مثال ہے؟
ج: جی ہاں! مثلاً قُلْتُ لَقَدْ اَدَمُ مِنْ رَبِّهِ كَلِمَاتٍ میں ادم کو مرفوع (ادم) پڑھیں تو کَلِمَاتٍ کو منصوب (کَلِمَاتٍ) پڑھنا ضروری ہے ایسا ہی ادم کو منصوب (ادم) پڑھیں تو کَلِمَاتٍ کو مرفوع (کَلِمَاتٍ) پڑھنا ضروری ہوتا ہے۔
- س: اختلاف مرتب میں غلط کرنا کیسا ہے؟
ج: حرام ہے (مذکورہ مثال میں اَدَمُ پڑھ کر کَلِمَاتٍ پڑھنا یا اَدَمُ پڑھ کر کَلِمَاتٍ پڑھنا حرام ہے)۔
- س: ایک روایت کا التزام کر کے پڑھا جائے تو اس میں غلط کرنا یعنی دوسری روایت ملا دینا کیسا ہے؟
ج: حرام ہے کیونکہ ایسا کرنے سے کذب فی الروایت لازم آتا ہے۔

س: ایک روایت کے کسی طریق کے التزام کئے بغیر پڑھا جائے اور طرق میں خلط کیا جائے تو کیسا ہے؟

ج: جائز ہے۔ مثلاً حفصؓ کی روایت میں دو طریق مشہور ہیں ایک امام شاطبیؒ کا دوم جزریؒ کا تو ان میں خلط کرنا اس لحاظ سے کہ دونوں وجہ حفصؓ سے ثابت ہیں کچھ حرج نہیں خصوصاً جب ایک وجہ عوام میں شائع (مشہور) ہو گئی ہو اور دوسری مشہور ثابت عند القراء ہو اور متروک عند العوام ہو گئی ہو تو ایسی صورت میں لکھنا پڑھنا نہایت ضروری ہے۔ متاخرین کے اقوال و آراء میں خلط کرنا چنداں مضائقہ نہیں۔

چوتھی فصل

وقف کے احکام میں

- س: چوتھی فصل میں کیا بیان کی گیا ہے؟
- ج: وقف کے احکام بیان کئے گئے ہیں۔
- س: وقف کا کیا معنی ہے؟
- ج: کلمہ غیر موصول پر سانس کا توڑنا۔
- س: غیر موصول کسے کہتے ہیں؟
- ج: وہ کلمہ جو دوسرے کلمہ سے لکھائی میں ملا ہوا نہ ہو۔
- س: اگر آیت اور اوقاف معشرہ کے علاوہ کسی جگہ وقف کیا تو پھر کہاں سے پڑھے؟
- ج: جس کلمہ پر سانس ٹوٹے اس سے (یا ماقبل سے) اعادہ کرے۔
- س: وسط کلمہ اور کلمہ موصول پر وقف، یا وہاں سے ابتدا اور اعادہ جائز ہے یا نہ؟
- ج: جائز نہیں ہے۔
- س: جس کلمہ پر وقف کیا ہے اگر وہ ساکن تو کیا کرنا چاہئے؟
- ج: صرف سانس توڑ دینا چاہئے۔
- س: کلمہ اصل میں ساکن ہے مگر اب حرکت مار چکی ہے تو وقف میں کیا کریں؟

گے؟

- ج: آخری حرف کو ساکن کر دیں گے جیسے عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ میں پہلے کلمہ پر وقف عَلَيْهِمُ ہوگا (میم کی حرکت عارضی ہے)
- س: اگر حرف موقوف تاء بصورت ہاء ہو تو وقف کیسے کیا جائے گا؟
- ج: تاء کو ھائے ساکنہ سے بدل دیں گے جیسے رَحْمَةً سے رَحْمَةٌ۔
- س: اگر آخری حرف پر دو زیر ہو تو وقف کیسے کیا جائے گا؟
- ج: تنوین کو الف سے بدل دیں گے جیسے سَوَاءً سے سَوَاءٌ۔
- س: اگر حرف موقوف پر ایک زیر ہو تو کون سا وقف ہوگا؟
- ج: وقف بالاسکان ہوگا جیسے يَعْلَمُونَ سے يَعْلَمُونَ۔
- س: اگر موقوف پر ایک پیش یا دو پیش ہوں تو کون کون سا وقف ہوگا؟
- ج: وقف بالاسکان، وقف بالاشام اور وقف بالروم تینوں جائز ہیں۔
- س: اشام کا کیا معنی ہے؟
- ج: حرف کو ساکن کر کے ہونٹوں سے ضمہ کی طرف اشارہ کرنا۔
- س: روم کا کیا معنی ہے؟
- ج: حرکت کو خفی صوت سے ادا کرنا۔
- س: اگر اخیر حرف پر ایک زیر یا دو زیر ہوں تو وقف کیسے ہوگا؟
- ج: وقف بالاسکان اور وقف بالروم ہوگا۔
- س: روم اور اشام حرکت اصلی پر ہوں گے یا حرکت عارضی پر؟
- ج: حرکت اصلی پر ہوں گے اگر حرکت عارضی ہوگی تو روم و اشام جائز نہ ہوگا جیسے عَلَيْكُمْ الصِّيَامُ میں علیکم پر وقف بالاشام و بالروم جائز نہیں کیونکہ میم کی حرکت عارضی ہے۔
- س: روم کی حالت میں تنوین ثابت ہوگی یا حذف کر دی جائے گی؟
- ج: حذف کر دی جائے گی۔
- س: ہائے ضمیر کا صلہ وقف بالاسکان اور وقف بالروم میں ثابت ہوگا یا حذف کر دیا

جائے گا؟

- ج: حذف کر دیا جائے گا جیسے یہ سے بہ، لہ سے لہ۔
- س: وہ کون سے کلمات ہیں جن کے آخر کا الف وقف میں پڑھا جائے گا اور وصل میں نہ پڑھا جائے گا؟
- ج: الظُّنُونَا، الرَّسُولَا، السَّبِيلَا (سورہ احزاب) سَلَا سَلَا، پِلَا قَوَارِيرَا (سورہ دہر) لِكِنَّا (سورہ کہف) اَنَا (ضمیر مرفوع منفصل)
- س: سَلَا سَلَا (سورہ دہر) پر کیسے وقف ہوگا؟
- ج: وقف کی حالت میں اثبات الف اور حذف الف دونوں جائز ہیں۔
- س: کس جگہ وقف احب اور مستحسن ہے؟
- ج: آیات پر وقف کرنا احب اور مستحسن ہے۔
- س: آیت کے بعد کون کون سی علامات وقف پر وقف کرنا چاہئے؟
- ج: م، ط، ج، ز، میں سے کسی ایک پر وقف کرنا چاہئے۔
- س: اولیٰ کو چھوڑ کر غیر اولیٰ علامت پر وقف کرنا چاہئے یا نہ؟
- ج: اولیٰ کو غیر اولیٰ پر ترجیح نہ دینا چاہئے یعنی آیت کو چھوڑ کر غیر آیت پر وقف کرنا یام کی جگہ وصل کر کے ط وغیرہ پر وقف کرنا بلکہ ایسا انداز رکھے کہ جب سانس توڑے تو آیت پر یام، ط پر۔
- س: جس آیت کو مابعد سے تعلق لفظی ہو تو وہاں وصل اولیٰ ہے یا فصل؟
- ج: بعض کے نزدیک وصل اولیٰ ہے فصل سے۔
- س: وصل کی جگہ صرف وقف یا وقف کی جگہ صرف وصل کرنے سے کیا ہوتا ہے؟
- ج: معنی نہیں بدلتے اور محققین کے نزدیک نہ گناہ ہے نہ کفر البتہ قواعد عرفیہ (قراء کے بنائے ہوئے قواعد) کے خلاف ہے جن کا اتباع کرنا نہایت ضروری ہے تاکہ ایہام (وہم) معنی غیر مراد لازم نہ آئے۔
- س: اعادہ میں کس بات کا لحاظ رکھنا چاہئے؟
- ج: اس بات کا لحاظ رکھنا چاہئے کہ اعادہ ایسی جگہ سے کریں کہ ایہام معنی غیر مراد

لازم نہ آئے بعض جگہ اعادہ نہایت قبیح ہوتا ہے۔

س: اعادہ کی کتنی قسمیں ہیں؟

ج: اعادہ کی چار قسمیں ہیں۔ ۱۔ اعادہ حسن ۲۔ اعادہ احسن ۳۔ اعادہ قبیح
۴۔ اعادہ ائح۔ (وقف کی طرح کیونکہ وقف کہیں حسن کہیں احسن اور کہیں قبیح
اور کہیں ائح ہوتا ہے)

س: اعادہ حسن، احسن، قبیح اور ائح کسے کہتے ہیں؟

ج: ۱۔ جہاں سے اعادہ کرنے میں معنی میں خوبی ظاہر ہو اسے اعادہ حسن کہتے ہیں۔

۲۔ جہاں سے معنی میں بہت زیادہ خوبی ظاہر ہو اسے اعادہ احسن کہتے ہیں۔

۳۔ جہاں سے اعادہ کرنے سے معنی میں خرابی لازم آئے اسے اعادہ قبیح کہتے
ہیں۔

۴۔ جہاں سے اعادہ کرنے سے معنی میں بہت زیادہ خرابی لازم آئے اسے
اعادہ ائح کہتے ہیں۔

س: باوجود سانس ہونے کے تمام اوقاف پر سانس توڑنا کیسا ہے؟

ج: ایسا نہ کرنا چاہئے کیونکہ قاری کی مثال مثل مسافر اور اوقاف کو مثل منازل کے
سمجھا گیا ہے جیسے ہر منزل پر بلا ضرورت ٹھہرنا فضول اور وقت کا ضائع کرنا ہے
ایسا ہی ہر جگہ وقف کرنا عبث ہے جتنی دیر وقف کرے گا اتنی دیر میں ایک دو کلمہ
ہو جائیں گے۔ البتہ لازم، مطلق پر اور ایسے ہی جس آیت کو مابعد سے تعلق
لفظی نہ ہو ایسی جگہ وقف کرنا ضروری اور مستحسن ہے۔

س: کلمہ کو محض ساکن کرنا یا دیگر احکام وقف کو کرنا مگر سانس نہ توڑنا اسے وقف کہتے
ہیں یا نہ؟

ج: اسے وقف نہیں کہتے یہ سخت غلطی ہے۔

س: کلمات میں تقطیع (درمیان کلمہ میں آواز کو توڑ دینا) اور سکتہ کرنا کیسا ہے؟

ج: کلمات میں تقطیع اور سکتات نہ ہونا چاہئے خصوصاً سکون پر۔

س: سکتہ کہاں کرنا چاہئے؟

- ج: جہاں روایت ثابت ہو وہاں سکتہ کرنا چاہئے۔
- س: روایت کتنے کتنے ثابت ہیں؟
- ج: چار سکتے ہیں (جن کی تفصیل دوسرے باب کی چھٹی فصل میں آچکی ہے)
- س: آیات پر سکتہ کرنا کیسا ہے؟
- ج: آیات پر سکتہ کرنا (آیت بتلانے کے لیے) اس میں کچھ مضائقہ نہیں۔
- س: سورہ فاتحہ میں عوام کے نزدیک جو سات سکتے مشہور ہیں ان کا کیا حکم ہے؟
- ج: یہ سخت غلطی ہے سورہ فاتحہ میں کوئی سکتہ نہیں۔
- س: وہ کون سے کلمات ہیں جن پر عوام سکتہ کرتے ہیں؟
- ج: وہ سات جگہیں یہ ہیں ذَلِيلٌ، هَرَبٌ، كَيْتُوْ، كَنْعٌ، كَنْسٌ، تَعْلٌ، بَعْلٌ۔
- س: عوام ان جگہوں پر کیوں سکتہ کرتے ہیں؟
- ج: وہ سمجھتے ہیں کہ اگر سکتہ نہ کیا جائے تو شیطان کا نام ہو جائے گا حالانکہ یہ سخت غلطی ہے کیونکہ اگر ایسا ہی کسی کلمہ کا اول اور کسی کلمہ کا آخر ملا کر کلمات گڑھ لیے جائیں تو اور بھی بہت سے سکتے نکلیں گے۔
- س: کَآئِنٌ کی اصل کیا ہے؟
- ج: اصل میں یہ کَآئِیَ ہے یعنی تنوین کے ساتھ مگر مصحف عثمانی میں اسے تنوین کے ساتھ لکھا گیا ہے (اور اس لفظ کے سوا مصحف عثمانی میں کہیں تنوین نہیں لکھی جاتی)
- س: کَآئِنٌ پر وقف کیسے ہوگا؟
- ج: اگر اصل کو دیکھا جائے تو تنوین و وقف کی وجہ سے حذف ہونا چاہئے اور وقف یوں ہونا چاہئے کَآئِی مگر چونکہ وقف رسم الخط کے تابع ہوتا ہے اور یہاں تنوین مرسوم ہے تو اس وجہ سے وقف میں یہ نون ثابت رہے گا اور وقف یوں ہوگا کَآئِنٌ۔
- س: کلمہ کا آخری حرف علت جب غیر مرسوم ہو تو وقف میں ثابت ہوگا یا محذوف؟
- ج: وقف میں محذوف ہوگا جیسے فَارَهِیْبُوْنَ، یُوْتُ، نُنْجِ، مَتَابِ، عِقَابِ، یَذْغِ،

يَمْعُ، سَنَدْعُ، آيَةُ (اصل میں فَازْهَبُونِي، يُؤْتِي، نُنَجِّي، مَتَابِي، عَقَابِي، يَدْعُو، يَمْحُو، سَنَدْعُو، آيَتَا تها)

س: کلمہ کا آخری حرف علت جب مرسوم ہو تو وقف میں حذف ہو گیا ثابت؟

ج: وقف میں بھی ثابت ہو گا جیسے أَقِيمُوا الصَّلَاةَ، تَحْتَهَا الْأَنْهَارُ، لَا تَسْقَى الْحَرْتُ۔

س: تماثل فی الرسم کسے کہتے ہیں؟

ج: رسم (لکھائی) میں ایک جیسا ہونا۔ جس کلمہ میں ایک طرح کے کئی حرف جمع ہو جائیں جیسے دو یا تین الف، واو، یاء اکٹھے جمع ہو جائیں اسے تماثل فی الرسم کہتے ہیں اگر ایک جیسے دو حرف ہوں تو علماء رسم ایسے موقع پر ایک الف، واو، یاء کو حذف کر دیتے ہیں اور اگر تین ایک جیسے حرف جمع ہو جائیں تو دو کو حذف کر دیتے ہیں تاکہ کلمہ میں تخفیف ہو جائے جیسے يُخِي اور يَسْتَحِي میں دو یاء تھے (يُخِي، يَسْتَحِي) ایک یاء کو تماثل فی الرسم کی وجہ سے حذف کر دیا گیا اسی طرح تَلَوْ، اور لَتَسْتَوْ میں دو واو تھے (تَلَوْ، لَتَسْتَوْ) ایک واو کو حذف کر دیا گیا۔ اور جَاء میں دو الف تھے یعنی ایک الف دوسرا ہمزہ بشكل الف (جَاء) ایک کو حذف کر دیا گیا اور مَاء، سَوَاء، تَرَاء الْجَمْعِ میں تین الف تھے (مَاء، سَوَاء، تَرَاء) دو کو حذف کر دیا گیا۔

س: تماثل فی الرسم کی وجہ سے غیر مرسوم (محذوف) حروف علت وقف میں محذوف ہوں گے یا ثابت؟

ج: وقف میں ثابت ہوں گے جیسے يُخِي، يَسْتَحِي میں ایک یاء محذوف ہے جو وقف میں ثابت ہوں گی اسی طرح تَلَوْ، لَتَسْتَوْ میں ایک واو محذوف ہے جو وقف میں ثابت ہو گی اسی طرح مَاء، سَوَاء، تَرَاء الْجَمْعِ میں دو دو الف محذوف ہیں جو وقف میں ثابت ہوں گے۔

س: لَا تَأْمَنَّا (سورہ یوسف) کی اصل کیا ہے؟

ج: اصل میں لَا تَأْمَنَّا تھا دو نون ہیں پہلا مضموم اور دوسرا مفتوح اور لا نافیہ ہے۔

- س: لَا تَأْمَنَّا کو کیسے پڑھا جائے گا؟
- ج: اس میں محض اظہار اور محض ادغام جائز نہیں بلکہ ادغام کے ساتھ اِشمام ضرور کرنا چاہئے اور اظہار کی حالت میں روم ضروری ہے۔
- س: تلاوت کے سب سے پہلے اور سب سے آخری حرف میں کس بات کا خیال رکھنا چاہئے؟
- ج: اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ کامل طور پر ادا ہوں خاص کر جب ہمزہ یا عین موقوف کسی حرف ساکن کے بعد ہو جیسے شئی، سوء، جوع اکثر خیال نہ کرنے سے ایسے موقع پر حرف بالکل ادا نہیں ہوتا یا ناقص ادا ہوتا ہے۔
- س: لَيَكُونَا (سورہ یوسف) لَنَسْفَعَا (سوزۃ اعلق) کی اصل کیا ہے؟
- ج: لَيَكُونَا اصل میں لَيَكُونَنَّ تھا نون خفیفہ کے ساتھ اسی طرح لَنَسْفَعَا اصل میں لَنَسْفَعَنَّ تھا مگر یہ دونوں کلمے نون خفیفہ کے بجائے نون تنوین سے مرسوم ہیں۔
- س: لَيَكُونَا اور لَنَسْفَعَا پر وقف کیسے ہوگا؟
- ج: نون تنوین وقف میں الف سے بدل جائے گا (لَيَكُونَا، لَنَسْفَعَا) اس وجہ سے کہ اس کی رسم الف کے ساتھ ہے اور وقف رسم الخط کے تابع ہوتا ہے۔



خاتمہ

- س: خاتمہ کسے کہتے ہیں؟
 ج: اصل مقصود بیان کرنے کے بعد جن باتوں پر کتاب کو ختم کرنا ہوتا ہے انہیں خاتمہ کا عنوان دیا جاتا ہے۔
 س: خاتمہ میں کتنی فصلیں ہیں؟
 ج: دو فصلیں ہیں۔

پہلی فصل

- س: پہلی فصل میں کیا بیان کیا گیا ہے؟
 ج: قاری مقری کو جن علوم کا جاننا ضروری ہے ان علوم کا بیان ہے۔
 س: قاری مقری کسے کہتے ہیں؟
 ج: قاری، قرآن مجید پڑھنے والے اور مقری پڑھانے والے کو کہتے ہیں۔
 س: قاری مقری کو کتنے علوم کا جاننا ضروری ہے؟
 ج: چار علوم کا جاننا ضروری ہے۔ ۱۔ علم تجوید ۲۔ علم اوقاف ۳۔ علم رسم عثمانی ۴۔ علم قراءات۔
 س: علم تجوید کسے کہتے ہیں؟
 ج: حروف کے مخارج اور ان کی صفات کا جاننا علم تجوید کہلاتا ہے۔
 س: علم اوقاف کسے کہتے ہیں؟
 ج: اس بات کو جاننا کہ اس کلمہ پر کس طرح وقف کرنا چاہئے اور کس طرح نہ کرنا

چاہئے اور کہاں معنی کے اعتبار سے فتح اور حسن ہے اور کہاں لازم اور غیر لازم ہے۔

- س: علم رسم عثمانی کسے کہتے ہیں؟
 ج: اس بات کو جاننا کہ کس کلمہ کو کہاں پر کس طرح لکھنا چاہئے۔
 س: کیا رسم، تلفظ قرآن کے مطابق ہے یا نہ؟
 ج: کہیں تو رسم مطابق تلفظ کے ہے اور کہیں غیر مطابق ہے۔
 س: ایسے موقع پر جہاں مطابقت نہیں ہے وہاں لفظ کو مطابق رسم تلفظ کرنا کیسا ہے؟
 ج: بڑی بھاری غلطی ہو جائے گی۔
 س: رُحْن بے الف لکھا جاتا ہے یا الف کے ساتھ؟
 ج: بے الف لکھا جاتا ہے۔
 س: بِأَيِّدٍ کتنے یاء سے لکھا جاتا ہے؟
 ج: دو یاء سے لکھا جاتا ہے۔
 س: ان دونوں لفظوں میں رسم کی مطابقت سے کیا خرابی لازم آئے گی؟
 ج: لفظ مھمل ہو جائے گا۔
 س: لَا إِلَى اللَّهِ تُحْشَرُونَ۔ وَلَا أَوْ ضَعُوءًا لَا آذَ بَحْنَةً، لَا أَنْتُمْ کیسے لکھے جاتے ہیں؟
 ج: ان کلمات میں لام تاکید کا ہے (ل) اور لکھنے میں لام الف ہے (لا)۔
 س: ان جگہوں میں رسم کی مطابقت کی جائے تو کیا خرابی لازم آئے گی؟
 ج: مثبت منفی ہو جائے گا۔
 س: کیا رسم قرآن قیاسی ہے؟
 ج: نہیں بلکہ یہ توقیفی (رسول اللہ ﷺ کی بتلائی ہوئی) اور سماعی ہے (آپ ﷺ سے سنی ہوئی) ہے۔
 س: اس رسم کے خلاف لکھنا جائز ہے یا نہ؟
 ج: اسی کے خلاف لکھنا جائز نہیں ہے۔

- س: رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں قرآن شریف کیسے لکھا ہوا تھا؟
- ج: جس وقت قرآن شریف نازل ہوتا تھا اسی وقت لکھا جاتا تھا لیکن یکجا نہ تھا بلکہ متفرق طور سے لکھا ہوا تھا (چمڑے، ہڈی، پتے، کپڑے، کاغذ وغیرہ پر لکھا ہوا تھا)
- س: قرآن شریف کب یکجا کیا گیا تھا؟
- ج: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں اکٹھا ایک جگہ (ایک جلد میں) جمع کیا گیا اسے جمع اول کہتے ہیں۔
- س: پھر کب قرآن مجید کو لکھوایا گیا؟
- ج: پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں نہایت ہی اہتمام اور اجماع صحابہ سے متعدد قرآن شریف لکھوا کر جا بجا بھیجے گئے۔ اسے جمع ثانی کہتے ہیں۔
- س: جمع اول اور جمع ثانی میں کیا فرق ہے؟
- ج: اتنا فرق ہے کہ پہلی دفعہ (جمع اول) میں جمع غیر مرتب تھا اور جمع ثانی میں سورتوں کی ترتیب کا بھی لحاظ رکھا گیا ہے۔
- س: حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما نے یہ کام (جمع کا) کس کے سپرد کیا؟
- ج: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کے سپرد کیا۔
- س: یہ کام ان کے سپرد کیوں کیا گیا؟
- ج: اس لیے کہ وہ کاتب الوحی تھے اور عرضہ اخیرہ کے مشاہد تھے اور اسی عرضہ کے موافق جناب رسول اللہ ﷺ کو قرآن سنایا تھا۔
- س: عرضہ اخیرہ کسے کہتے ہیں؟
- ج: آخری دور، یعنی آپ رمضان المبارک میں حضرت جبریل امین علیہ السلام کے ساتھ دور (ایک دوسرے کو سنانا) کیا کرتے تھے جس رمضان کے بعد آپ ﷺ کا وصال ہونا تھا اس میں جو دور فرمایا تھا اسے عرضہ اخیرہ کہتے ہیں۔
- س: حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے جمع میں کیا اہتمام کیا تھا؟

ج: باوجود سارے کلام مجید مع سببہ الحرف کے حافظ ہونے کے پھر بھی یہ احتیاط اور اہتمام تھا کہ تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کو حکم تھا کہ جو کچھ جس کے پاس قرآن شریف لکھا ہوا ہو وہ آکر پیش کر دیں اور کم از کم دو دو گواہ بھی ساتھ لائیں جو یہ گواہی دیں کہ حضرت رسول اللہ ﷺ کے سامنے یہ لکھا گیا۔

س: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے جو قرآن مجید لکھوایا تھا اس کی لکھائی رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں لکھے ہوئے قرآن مجید سے مختلف تھی یا اس کے مطابق؟

ج: جیسا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے حضرت رسول مقبول ﷺ کے سامنے لکھا تھا ویسا ہی حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہما نے لکھوایا تھا بلکہ بعض ائمہ اہل رسم اس کے قائل ہیں کہ یہ رسم عثمانی حضرت رسول اللہ ﷺ کے امر اور املا سے ثابت ہوئی ہے۔

س: رسم عثمانی میں اعراب یا نقطے تھے یا نہ؟

ج: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اجماع سے قرآن شریف بغیر اعراب اور نقطوں کے لکھا گیا اس کے بعد قرن ثانی میں آسانی کی غرض سے اعراب اور نقطے بھی حروف میں دیئے گئے۔

س: ائمہ دین نے جب اعراب اور نقطے لگائے تو رسم غیر مطابق کو مطابق کیوں نہیں کیا؟

ج: اس لیے کہ یہ رسم توقیفی ہے ورنہ جیسے اعراب اور نقطے لگائے تھے، رسم غیر مطابق کو مطابق کر دیتے جمیع صوبہ نے بھی اسی رسم کو اختیار کیا کوئی تبدیلی نہیں کی اس لیے تابعین اور تاج تابعین ائمہ کرام نے بھی اسی رسم کو تسلیم کیا اور اس رسم کو بمنزلہ حروف مقطعات اور آیات متشابہات کے سمجھا اور کوئی تبدیلی نہیں کی۔

س: علم قرأت کسے کہتے ہیں؟

ج: وہ علم ہے کہ جس سے اختلاف الفاظ وحی کے معلوم ہوتے ہیں۔

- س: قرأت کی کتنی قسمیں ہیں؟
- ج: ۱۔ قرأت متواترہ ۲۔ قرأت شاذہ۔
- س: قرأت متواترہ کسے کہتے ہیں؟
- ج: وہ قرأت ہے جو قراء عشرہ سے بطریق تواتر اور شہرت ثابت ہوئی ہو۔
- س: قرأت متواترہ کا کیا حکم ہے؟
- ج: اس کا پڑھنا صحیح ہے اور اس کی قرآنیت کا اعتقاد کرنا ضروری اور لازمی ہے اور انکار اور استہزاء کفر ہے۔
- س: قرأت شاذہ کسے کہتے ہیں؟
- ج: وہ قرأت ہے جو قراء عشرہ سے بطریق تواتر اور شہرت ثابت نہیں ہوئیں یا ان کے ماسوا سے مروی ہیں۔
- س: قرأت شاذہ کا کیا حکم ہے؟
- ج: اس کا پڑھنا قرأت کے اعتقاد سے یا اس طرح کہ سامع کو قرآن شریف پڑھ جانے کا وہم ہو حرام اور ناجائز ہے۔
- س: بعض حفاظ قاری صاحب بننے کے لیے تفسیر سے اختلاف قرأت دیکھ کر پڑھنے لگتے ہیں حالانکہ ان کو یہ تمیز نہیں ہوتی کہ یہ کون سی قرأت ہے آیا پڑھنا صحیح ہے یا نہیں، شاذہ ہے یا متواترہ۔ ان کا ایسا پڑھنا کیسا ہے؟
- ج: ایسا پڑھنا ناجائز ہے۔

دوسری فصل

- س: دوسری فصل میں کیا بیان کیا گیا ہے؟
- ج: قرآن مجید کو الحان اور انغام سے پڑھنے کا حکم بیان کیا گیا ہے۔
- س: الحان کسے کہتے ہیں؟
- ج: الحان جمع ہے لحن کی جس کا معنی ہے لب و لہجہ۔
- س: انغام کسے کہتے ہیں؟
- ج: انغام جمع ہے نعم کی اور نعم کا معنی ہے راغنی۔

س: قرآن مجید الحان اور انغام کے ساتھ پڑھنے میں کیا اختلاف ہے؟
 ج: بعض حرام، بعض مکروہ، بعض مباح اور بعض مستحب کہتے ہیں پھر بعض مطلقاً (بغیر کسی قید کے) یہ حکم لگاتے ہیں اور بعض قید لگاتے ہیں۔
 س: مذکورہ اقوال میں سے قول محقق اور معتبر کیا ہے؟
 ج: اگر قواعد موسیقیہ کے لحاظ سے قواعد تجوید بگڑ جائیں تب تو حرام یا مکروہ ہے ورنہ مباح ہے۔

س: قواعد تجوید کی رعایت کرتے ہوئے مطلقاً تحسین صوت سے پڑھنا کیسا ہے؟
 ج: مستحب اور مستحسن ہے۔

س: اہل عرب (خالص عرب) کیسا پڑھتے ہیں؟
 ج: اہل عرب عموماً خوش آوازی سے اور بلا تکلف بلا رعایت قواعد موسیقیہ کے، بلکہ اکثر قواعد موسیقیہ سے ذرہ بھر بھی واقف نہیں ہوتے اور نہایت خوش آوازی سے پڑھتے ہیں (افسوس آج کل کے اکثر نام نہاد قراء ایسا نہیں کرتے) یہ خوش آوازی ان کی طبعی اور جبلی ہے اسی واسطے ہر ایک کا لہجہ الگ الگ اور ایک دوسرے سے ممتاز ہوتا ہے ہر ایک اپنے لہجے کو ہر وقت پڑھ سکتا ہے۔

س: لہجے اور نغم میں کیا فرق ہے؟
 ج: طرز طبعی کو لہجہ کہتے ہیں اور نغم یہ ہے کہ تحسین صوت کے واسطے جو خاص قواعد مقرر کئے گئے ہیں ان کا لحاظ کر کے پڑھنا یعنی کہیں گھٹانا کہیں بڑھانا کہیں جلدی کرنا کہیں نہ کرنا کہیں آواز کو پست کرنا کہیں بلند کرنا کسی کلمہ کو سختی (غیر ضروری) سے ادا کرنا کسی کو نرمی (غیر ضروری) سے، کہیں رونے کی سی آواز نکالنا وغیرہ۔

س: کیا طرز طبعی میں بھی موسیقی کا کوئی نہ کوئی قاعدہ پایا جاتا ہے؟
 ج: بعض ماہرین فن موسیقی کا کہنا ہے کہ کوئی آواز بھی قواعد موسیقی سے خالی نہیں ہوتی کوئی نہ کوئی قاعدہ موسیقی کا پایا جاتا ہے۔ مگر نغم میں تو ارادہ کرنا پڑتا ہے طرز طبعی میں ارادہ نہیں کرنا پڑتا بلکہ آواز جبلی طور پر نکلتی ہے۔

س: بعض لوگ تحسین صوت سے منع کرتے ہیں ان کا یہ قول کیا ہے؟
 ج: درست نہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے قرآن شریف کو اچھی آواز سے پڑھنے کا حکم فرمایا ہے۔ البتہ ایسی تحسین جس سے قواعد تجوید بگڑ جائیں اور حروف غلط ادا ہوں وہ بالاتفاق منع ہے۔

س: قرآن مجید کی تلاوت کیسے کرنی چاہئے؟
 ج: قرآن مجید کو تجوید اور خوش آوازی سے پڑھنا چاہئے قواعد موسیقیہ کا خیال نہ کرنا چاہئے کہ موافق ہیں یا مخالف، صحت حروف کے ساتھ ساتھ معانی کا خیال رکھنا چاہئے اور اگر قاری معنی نہ جانتا ہو تو اتنا خیال ہی کافی ہے کہ مالک الملک عزوجل کا کلام پڑھ رہا ہوں اور وہ سن رہا ہے۔

اللهم ارزقنا تلاوة القرآن على النحو الذى يرضيك عنا
 وَاخِرْ دَعْوَانَا اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلٰوةَ وَالسَّلَامَ
 عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَعَلَىٰ آلِهِ وَاصْحَابِهِ أَجْمَعِينَ
 بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّحِمِينَ۔

قارئین سے گزارش ہے کہ اخقر الانام حبیب الرحمن غفرلہ اور اس کے اساتذہ اور والدین کے لیے خصوصی دعائے خیر فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔ آمین
 یارب العلمین۔



جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

www.KitaboSunnat.com

